بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

"وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ o لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ o ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ o فَمَا مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡہُ حٰجِزِیۡنَ o"

(سورۃ الحاقہ آیات نمبر ۴۵ تا ۴۸)

اور اگر یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔ اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اِسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

مرزا بشیر الدین محمود احمد (پولوس ثانی) کی رگِ گردن کٹنے (قطع وتین) کے واقعہ کی اصل حقیقت

احمدی بہنو، بھائیو اور بزرگو اور دیگر قارئین کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

جناب مقبول احمد صاحب جو کہ میری معلومات کے مطابق پیشے کے لحاظ سے ایک سرجن (surgeon) ہیں۔ وہ مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۱۵ء کو بہت سارے دوستوں کے نام اپنی ای میل میں لکھتے ہیں:۔

"Please see attached document.I tried to prove this statement wrong that: "wateen" or main artery of Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad (Musleh Moud) was cut during attack on his neck.

some people try to apply verses of sura Al Haqa 45-47on Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad(Musleh Moud) to prove that he was punished by God because of his false claim."

Maqbool Ahmed. (27.9.2015 06:58 uhr)

''برائے مہربانی منسلکہ دستاویز کو دیکھیں۔ میں نے اِس بیان کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی گردن پر حملہ کے دوران اُسکی وتین یا شہ رگ قطع ہوگئی تھی۔ کچھ لوگ سورۃ الحاقہ کی آیات ۴۵ تا ۴۷ مرزا بشیر الدین محمود احمد (مصلح موعود) پر چسپاں کرتے ہیں کہ اُس کے جھوٹے دعوے کی بنا پر خدا نے اُس کو سزا دی تھی۔'' مقبول احمد مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۱۵ء (۶ بج کر ۵۸ منٹ)

قارئین کرام:۔ جناب مقبول احمد صاحب کا مضمون خاکسار کے اس جوابی مضمون کیساتھ آخر پر منسلک ہے اور آپ سب میرا جوابی مضمون پڑھنے سے پہلے اُنکا مضمون بھی ضرور پڑھ لیں اور پھر بعد ازاں آپ خود ہی دیانتداری اور انصاف کیساتھ یہ فیصلہ کر لینا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود پر حملہ کے دوران کیا اُنکی وتین یعنی شہ رگ کٹی تھی یا کہ نہیں؟؟ ؎ صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

واضح رہے کہ بعض اوقات نبیوں اور مرسلوں پر اُنکی قوموں کی طرف سے اُن پر جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ تاریخ انبیا اِس حقیقت پر شاہد ناطق ہے۔ اور قارئین کرام بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض فریبی اور مکار لوگ ایک نبی کی جماعت پر قبضہ کر کے اُسے اپنی جماعت بنا لیتے ہیں۔ اور پھر بانئے جماعت کی اصل تعلیم درمیان سے نکل جاتی ہے یا نکال دی جاتی ہے اور قابض شخص بانئے جماعت کے نام پر لوگوں کو اپنی تعلیم کی طرف بلانا شروع کر دیتا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کے صلیب کے واقعہ کے بعد اس قسم کی حرکت پولوس نے کی تھی اور اُس نے تثلیث کا باطل عقیدہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کے نام پر پھیلایا تھا۔ تاریخ مذہب سے پتہ ملتا ہے کہ حضرت

مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے تقریباً ۳۵۰ سال بعد ایک یہودی پولوس نے دمشق میں اس تثلیثی فتنہ کی بنیاد رکھی تھی۔

جیسا کہ بانئے جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ اس ضمن میں اپنے ایک اشتہار میں فرماتے ہیں:۔

''یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا۔ اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کیلئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے۔ بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرک عظیم کا کھیت اوّل دمشق میں ہی بڑھا اور پھولا اور پھر یہ زہر اور جگہوں میں پھیلتی گئی۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲)

حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرح مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی وفات کے ٹھیک ۳۶۰ سال بعد جماعت احمدیہ میں پولوس کی طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے بھی ایک خواب کی بنیاد پر اپنے موعود مصلح (موعود زکی غلام اور موعود حلیم غلام یعنی مثیل مبارک احمد) ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے جماعت احمدیہ میں ختم نبوت کی طرح ختم مجددیت کا ایک فاسد اور ایک غیر اسلامی عقیدہ جاری کر دیا۔ بلکہ خلیفہ خدا بناتا ہے کے ایک عظیم دجل کیساتھ سادہ لوح احمدیوں کو خدا پرستی سے ہٹا کر خودساختہ خلافت پرستی پر لگا دیا۔ واضح رہے کہ عیسائیوں میں موجودہ پاپائی نظام بھی حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تعلیم کی بجائے پولوسی ایجاد ہے۔ بعینہٖ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بھی آنحضرت ﷺ کی پاک اور مطہر زندگی اور آپکے بعد خلفائے راشدین کے مقدس اور پاکیزہ طرز عمل میں کوئی خلافتی نظام نظر نہ آیا بلکہ وہ اپنے جانشینوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ تم بھی عیسائیوں کے پاپائی نظام کی طرح کا کوئی خلافتی نظام ایجاد کر لو۔ وہ اپنی خودساختہ خلافت کے حوالہ سے سورۃ النور کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔۔۔

''جس طرح وہ لوگ (عیسائی لوگ) اپنا خلیفہ منتخب کرتے ہیں اُسی طرح یا اُسکے قریب قریب تم بھی اپنے لیے خلافت کے انتخاب کا طریقہ ایجاد کرو۔ چنانچہ اس طریق سے قریباً اُنیس سو سال سے عیسائیوں کی خلافت محفوظ چلی آتی ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۹۰)

قارئین کرام:۔ پس جس طرح پولوس کا نفسانی خواب تثلیثی شرک کا موجب بنا بعینہٖ مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نفسانی خواب بھی جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کیساتھ ساتھ جماعت احمدیہ میں خلافت کے مقدس نام پر خودساختہ خلافت پرستی کے شرک کی تخم ریزی کا موجب بنا۔

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ پولوس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

(۱) ''باقی رہا پولُوس کا اِجتہاد یا اُسکے اقوال۔ جن لوگوں نے پولوس کے چال چلن پر غور کی ہے اور جیسا کہ اُسکے بعض خطوط کے فقرات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر مذہب والے کے رنگ میں ہو جاتا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے اور اُسکے حالات میں آزاد خیال لوگوں نے لکھا ہے کہ اچھے چال چلن کا آدمی نہ تھا۔ بعض تاریخوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایک کاہن کی لڑکی پر عاشق تھا اور اِبتدا میں اُس نے بڑے بڑے دُکھ عیسائیوں کو دیئے اور بعد میں جب کوئی راہ اُسے نہ ملی اور اپنے مقصد میں کامیابی کا کوئی ذریعہ اُسے نظر نہ آیا تو اُس نے ایک خواب بنا کر اپنے آپ کو حواریوں کا جمعدار بنا لیا۔ خود عیسائیوں کو اِس کا اعتراف ہے کہ وہ بڑا سنگدل اور خراب آدمی تھا اور یونانی بھی پڑھا ہوا تھا۔ میں

نے جہاں تک غور کی ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ ساری خرابی اِس لڑکی ہی کے معاملہ کی تھی اور عیسائی مذہب کے ساتھ اپنی دشمنی کامل کرنے کیلئے اُس نے یہ طریق آخری سوچا کہ اپنا اِعتبار جمانے کیلئے ایک خواب سُنادی اور عیسائی ہوگیا۔ اور پھر یُسوع کی تعلیم کو اپنے طرز پر ایک نئی تعلیم کے رنگ میں ڈال دیا۔ میں کہتا ہوں کہ عیسائی مذہب کی خرابی اور اِسکی بدعتوں کا اصل بانی یہی شخص ہے۔'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۳۸، نیوایڈیشن جلد ۲ صفحہ ۱۰۰)

(۲) ''پولوس کی بابت میں پہلے کہہ آیا ہوں کہ جس کی تحریروں اور تقریروں پر اپنی خدائی کا انحصار تھا۔ تعجب کی بات ہے کہ خدا ہوکر اُسکے واسطے منہ سے ایک لفظ بھی پیشگوئی کا نہ نکلا، بلکہ چاہیے تھا کہ وصیت نامہ لکھ دیتے کہ پولوس اس مذہب کا جمعدار کیا جاوے گا اور جب یہ نہیں تو پھر اُس کو کیا حق حاصل تھا کہ وہ خود بخود مجتہد بن بیٹھا۔ اِس کو یہ سارٹیفکیٹ ملا کہاں سے تھا؟ یہی وجہ ہے کہ یہ (عیسائیت۔ ناقل) یسوعی مذہب نہیں بلکہ پولوسی ایجاد ہے۔'' (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۴۱، نیوایڈیشن جلد ۲ صفحہ ۱۰۲)

اے میرے احمدی بھائیو!! موجودہ جماعت احمدیہ محمود درحقیقت وہ جماعت نہیں جس کی بنیاد بانئے سلسلہ احمدیہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے رکھی تھی، بلکہ اِسکے بانی مَبانی خودساختہ خلیفہ ثانی یعنی پولوس ثانی ہیں جنہوں نے جماعتی تعلیم کو اپنے طرز پر ایک نئی تعلیم کے رنگ میں ڈھال کر جماعت احمدیہ میں خرابی کا، بدعت کا، شرک کا، غلامی کا اور جبر کا دروازہ کھولا ہے۔ پولوس کی طرح مرزا بشیرالدین محمود احمد بھی کوئی اچھے چال چلن کا آدمی نہیں تھا۔ اُس پر خود حضورؑ کی زندگی میں پہلا بدکرداری کا الزام لگا اور پھر ساری زندگی اُس پر وقتاً فوقتاً ایسے الزامات لگتے رہے؟ مریدوں کو چھوڑیں خلیفہ ثانی کی اپنی اولاد اور اُسکے اپنے رشتہ داروں تک نے اِسکے کردار کے متعلق اُنگلیاں اُٹھائی ہیں۔ یہ سب الزامات آپ کی زندگی میں مؤکد بعذاب قسموں کیساتھ آپ پر لگائے گئے تھے اور کتابوں اور رسالوں کی شکل میں آج تک ریکارڈ (record) پر موجود ہیں۔ اگر مرزا بشیرالدین محمود احمد بَرزدوش اور بَرزکی تھے تو پھر اُن پر فرض تھا کہ وہ اپنے برگزیدہ والد امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے فتویٰ کے مطابق اپنے پر الزام عائد کرنیوالوں سے مباہلہ کرتے۔ جیسا کہ حضورؑ زنا کے الزام کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

(۱) ''مباہلہ صرف ایسے شخصوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین پر بنا رکھ کر کسی دوسرے کو مفتری اور زانی قرار دیتے ہیں۔'' (الحکم، ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۲) ''دوم اِس ظالم کیساتھ جو بے جا تہمت کسی پر لگا کر اور اِس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ مثلاً مستورہ عورت کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے۔ کیونکہ میں نے بچشم خود اِس کو زنا کرتے دیکھا ہے یا مثلاً ایک شخص کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شراب خور ہے۔ کیونکہ بچشم خود اِسے شراب پیتے دیکھا ہے۔ تو اِس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے۔ کیونکہ اِس جگہ کوئی اِجتہادی اِختلاف نہیں کیونکہ ایک شخص اپنے یقین اور رویت کی بنا رکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانا چاہتا ہے''۔ (الحکم، ۲۴ مارچ ۱۹۰۲)

(۳) ''یہ تو اسی قسم کی بات ہے جیسے کوئی کسی کی نسبت یہ کہے کہ میں نے اسے بچشم خود زنا کرتے دیکھا ہے یا بچشم خود شراب پیتے دیکھا ہے۔

اگر میں اس بے بنیاد و افتراء کیلئے مباہلہ نہ کرتا تو اور کیا کرتا''۔(تبلیغ رسالت،جلدنمبر ۲،صفحہ ۲)

لیکن اے میرے احمدی بھائیو!! مرزا بشیر الدین محمود احمد ساری زندگی الزام کنندگان کیساتھ مباہلہ کرنے کی بجائے اُن سے چار گواہوں کا مطالبہ کرتا رہا۔اگر وہ نردوش تھا اگر الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق وہ زکی (پاک اور نیک) تھا تو اُسے چاہیے تھا کہ وہ اپنے محترم والد (جس کو آنحضرت ﷺ نے حکم و عدل فرمایا ہوا تھا) کے فتویٰ کے مطابق (جس کا میں درج بالا سطور میں ذکر کر چکا ہوں) الزام کنندگان کیساتھ مباہلہ کرتا تا کہ اللہ تعالیٰ اُنکے درمیان حق کے مطابق فیصلہ صادر فرما دیتا۔لیکن مرزا بشیر الدین محمود احمد اِن الزام کنندگان سے مباہلہ کرنے کی بجائے ساری زندگی اُن سے چار گواہوں کا مطالبہ کرتا رہا اور اس مطالبہ کے پیچھے چھپ کر بیٹھا رہا۔قارئین کرام:۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا محمود احمد پر الزامات لگانے والے اپنے دعاوی میں سچے تھے اور بلا ریب مرزا بشیر الدین محمود احمد کا چال چلن درست نہیں تھا۔وہ پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق زکی غلام نہیں تھا بلکہ وہ ایک جنسی بھیڑیا تھا اور اُس نے تمام الزامات لگانے والوں سے جنسی زیادتیاں کیں تھیں۔ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

اِس تمہید کے بعد اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں کہ مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کے دن چاقو کے حملہ کے نتیجہ میں کیا جناب پولوس ثانی کی شہ رگ یعنی وتین قطع ہوئی تھی یا کہ نہیں؟؟ اس سوال پر روشنی ڈالنے سے پہلے میں لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ میں پولوس ثانی کی شہ رگ کا قطع ہونا ایک ایسا بیّن واقعہ ہے جس کے قطعی ثبوت نہ صرف جماعت احمدیہ محمود کے لٹریچر اور کتب میں موجود ہیں بلکہ اِن سے انکار بھی ممکن نہیں ہے۔لیکن عجیب بات ہے کہ بعض عقیدت مند لاعلمی میں پولوس ثانی کی قطع وتین کے اس کھلے کھلے واقعہ کو لوگوں کی نظروں میں مشکوک بنانے اور ایک مفتری علی اللہ کو نعوذ باللہ مصلح موعود اور زکی غلام قرار دینے کی دجالی کاروائیوں میں ابھی تک مصروف ہیں۔

اَلْوَتِیْن سے کیا مراد ہے؟؟

[1] قارئین کرام:۔آئیں سب سے پہلے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مفتری علی اللہ کی سزا کیلئے سورۃ الحاقہ میں جو لفظ وتین استعمال فرمایا ہے اس وتین سے کیا مراد ہے؟؟ وتین چونکہ عربی لفظ ہے لہٰذا خاکسار ذیل میں اولاً اَلْوَتِیْن کے لغوی معانی درج کرتا ہے۔

عربی زبان میں وَتَنَ یَتِنُ سے لیا ہوا ہے،ضرب یضرب کے باب سے مثال ہے جس کا مطلب ہے،کسی چیز کا ہمیشہ سے ہونا،دائم ہونا، منقطع نہ ہونا،صاحب معجم مقائس اللغۃ لکھتے ہیں:۔وتن(الواو والتاء والنون): کلمةٌ تدل علی ثَباتٍ ومُلازَمة۔

وتن(و،ت،ن کا مجموعہ) ایک ایسا کلمہ جس سے ثابت قدمی،اور ہمیشہ ایک کام کرتے رہنا ثابت ہوتا ہے،عرب کہتے ہیں وتن الماء پانی شدت کیساتھ جاری ہوا،اس طرح کہ کبھی نہ رُکے،جبکہ رُکے ہوئے پانی کے حوض پر بھی اس کا اطلاق ہو چکا ہے۔اور وتین اِسی باب کا صیغہ مبالغہ ہے،اور اصطلاح میں اُس شریانِ ابہر کو کہا جاتا ہے،جس کے خون کی گردش باقاعدہ اور مسلسل ہو،جو انسان کی زندگی میں،کبھی نہ رُکتی ہو۔

(۱)امام محمد بن ابوبکر رازیؒ متوفی ۶۶۶ھ مختار الصحاح میں لکھتے ہیں:۔"اَلْوَتِیْن:عرق فی القلب اذا انقطع مات صاحبہٗ (مختار الصحاح صفحہ ۷۰۸)وتین دل میں ایک رگ ہے، جب وہ کٹ جائے تو وہ شخص مرجاتا ہے۔

(۲)"الوتین الشریان الرئیس الذی یغذی جسم الانسان بالدم النقی الخارج من القلب"وتین وہ مرکزی شریان ہے، جوانسانی جسم کوطاقت اورقوت بخشتا ہے،صاف خون سے، جوکہ دل سے نکلتا ہے۔(المعجم الوسیط جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۰)

(۳)اَلْوَتِیْن:عرق فی القلب اذا انقطع مات صاحبہٗ(لسان العرب)دل کی ایسی رگ کووتین کہتے ہیں کہ اگروہ کٹ جائے تو انسان فوراًہلاک ہوجائے۔(ضیاءالقرآن جلد ۶ صفحہ ۳۵۵)

(۴)اَلْوَتِیْن:عرق یُسقی الکبد اذا انقطع مات صاحبہٗ(مفردات)رگ جوجگرکوسیراب کرتی ہے۔جب کٹ جائے تو انسان مرجاتا ہے۔(ضیاءالقرآن جلد ۶ صفحہ ۳۵۵)

(۵)ابنِ سیدہ معروف عالمِ لُغتِ عربی فرماتے ہیں:۔"وقال ابن سیدہ ھو عرق لاصق بالصلب من باطنہ أجمع یسقی العروق کلھا الدم ویسقی اللحم وھو نھر الجسد وقیل ھو عرق أبیض مستبطن الفقار وقیل الوتین یستقی من الفؤاد وفیہ الدم۔"وتین اس رگ کوکہاجاتا ہے، جوکہ اندرکی طرف سے پشت کیساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے،تمام رگوں کو خون اسی سے ملتا ہے،اورگوشت کوخون سے تروتازہ رکھتی اور وہ درحقیقت بدن میں نہر(کی مانند)ہے،اوربعض نے کہا وہ سفید رنگ ہے،عمودفقری کی پشت پر،اوربعض نے کہاہے اِس کا سرچشمہ دل ہے،اوراِس میں خون ہوتا ہے۔

(۶)ملک شام کے معروف عالم اورقرآنی مفسراورالفقہ الاسلامی وادلتہ کے دنیا کی بڑی فقہی انسائکلو پیڈیا کا محررعلامہ ڈاکٹروہبہ زحیلی اِسے فقط بُری موت سے ایک تعبیرسمجھتے ہیں:۔"لعاقبناہ وانتقمنا منہ بقوۃٍ،أولأخذنا بیدہ الیمنی،باھانۃٍ بالغۃٍ،ثم لقطعنا منہ العرق المتصل بقلبہ،أی أمتناہ،وھذا تصویر لاھلاکہ بأشنع صورۃٍ"(التفسیر الوجیز ۵۶۹)

ہم اُسے عذاب دیں گے،اوراُس سے انتقام لیں گے،اور یا اُس کونہایت اہانت آمیزطریقے سے،اُسکے سیدھے ہاتھ سے پکڑیں گے،اور اُسکی وہ رگ جواُسکے دل سے متصل ہے،کاٹیں گے یعنی اُسے مارڈالیں گے،اور یہ اُسکی بُری طرح موت کی ایک تصویر ہے(یہاں پراُسکی بُری موت کاایک نقشہ کھینچا گیاہے،محض ایک کنایہ ہے بُری موت سے)۔

اِسی مطلب کو علامہ محمد علی الصابونی اپنی التفسیرالواضح المیسر میں لکھتے ہیں:۔"لم یقل تعالی:لضربنا عنقہ أو أھلکناہ وموّتناہ،وانما صوّرہ بأفظع مایفعلہ الملوک بمن یغضبون علیہ،وھوأن یأخذ الجلاّد بیمینہ،ویکبہ علی وجھہ،وھو یری السیف،ثُمَّ یضرب عنقہ،ویقطع منہ الأوداج،وانہ لمنظر مفزع رھیب،فی تصویر القتل بھذہ الصورۃ الشنیعہ۔"اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:کہ ہم اُسکی گردن مارگرائیں گے،یا اُسے ہلاک کردیں گے،اوراُسے موت کے گھاٹ اُتاردیں گے،بلکہ شاہان وقت جس بُری موت سے،اُن لوگوں کو مارتے ہیں،جن پراُنکا غضب آچکا ہواُس سے بدترین شکل کے

ساتھ بُری موت سے مارنے کا نقشہ کھینچا گیا ہے، اوراس طرح کہ جلاد اُس کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ کر اُسے زمین پر لٹائے، اور وہ تلوار کو دیکھ رہا ہو۔

(۷) مشہور مفسر قرآن، امام جار اللہ زمخشری رحمہ اللہ جن کی تفسیر قدیم امہات التفاسیر میں شمار ہوتی ہے (الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الأقاویل فی وجوہ التأویل) میں فرماتے ہیں:۔ "الوتین ھو نیاط القلب وھو حبل الورید اذا قطع مات صاحبہ۔"

وتین دِل کی نیاط کو کہا جاتا ہے (جو دِل پر لٹکا ہوا ہے یا جس پر دِل کا دارومدار ہے) اور یہی گردن کی شہ رگ ہے، جب کٹ جائے تو انسان کی موت واقع ہوجاتی ہے۔ (تفسیر کشاف صفحہ ۱۱۳۸ مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت۔لبنان)

(۸) شیخ خالد عبدالرحمن العک اوجز التفاسیر من تفسیر ابن کثیر (۵۶۸) میں اخذ بالیمین کا مطلب اشد البطش، سخت گرفت لیا ہے (جو کہ درحقیقت ایک کنایہ ہے، اسی طرح وتین کوئی بھی رگ ہو، بُری موت رگ کٹنے سے مراد ہوسکتی ہے)

(۹) الْوَتِیْن:۔۔شہ رگ۔دل کی رگ جس سے تمام رگوں میں خون جاتا ہے۔ (مصباح اللغات)

[2] الوتین کا انگریزی میں شہ رگ یعنی بڑی رگ ترجمہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے۔

(1)Jugular vein:"Any of the three large veins in the neck that carry blood from the head to the heart."(Oxford Dictionary)

شہ رگ: گردن میں وہ تین بڑی رگیں جو سر سے دل کی طرف خون لاتی ہیں۔ (آکسفورڈ لغت)

(2)Jugular vein:"Any of three large veins of the neck that return blood to the heart from the head and face."(Collins English Dictionary)

شہ رگ: گردن کی وہ تین بڑی رگیں جو سر اور چہرے سے دل کی طرف خون لاتی ہیں۔ (کولن انگریزی لغت)

(3)Jugular:of the neck گردن کا

Jugular vein:"One of the veins carrying blood from the head-رگِ گردن." (Practical dictionary)

شہ رگ: رگوں میں سے ایک رگ جو سر سے خون لاتی ہے۔ (پریکٹیکل اُردو انگلش لغت)

(4)Jugular: Of neck or of throat گردن کا۔ گلے کا

Jugular vein: One of the large trunks (two on each side) by which the greater part of the blood from the head etc, returns to the heart.

شہ رگ: سر سے دل کی طرف خون لانے والی بڑی ورید۔(رابعہ پریکٹیکل لغت)

[3] اَلْوَتِیْن (Life-artery) کے متعلق بزرگان دین اور مفسروں کا ترجمہ۔

اب ہم سورۃ الحاقہ کی آیت کریمہ ۴۷ میں اَلْوَتِیْن کا جو ترجمہ بزرگان دین اور مفسروں نے کیا ہے اِس کا جائزہ لیتے ہیں۔

(۱) حکم وعدل حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ اَلْوَتِیْن کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔''پیغمبر صاحب کو تو یہ حکم کہ اگر تو ایک اِفتراء مجھ پر باندھتا تو میں تیری رگِ گردن کاٹ دیتا جیسے کہ آیت وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ اَلْوَتِيْنَ o سے ظاہر ہے اور یہاں چوبیس سال سے روزانہ افتراء خدا تعالیٰ پر ہو اور خدا اپنی سنّت قدیمہ کو نہ برتے۔''

(تفسیر۔حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ۔جلد ۴ صفحہ ۴۵۶ بحوالہ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۷۔۲۰ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

قارئین کرام:۔اب سوال ہے کہ اگر اَلْوَتِیْن گردن کی رگ نہ ہوتی تو پھر حضرت حکم وعدل اِس کا ترجمہ رگ گردن کیوں فرماتے؟؟

(۲) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا:۔۔''الوتین سے مراد رگِ دل ہے۔''(درمنثور جلد ۶ صفحہ ۷۰۷)

(۳) حضرت مولانا نورالدینؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔۔''وتین: وہ رگ ہے جو قلب سے سر کو جاتی ہے۔''(حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۲۰۳)

قارئین کرام:۔حضرت مولانا نورالدینؓ بھی اپنے وقت کے چوٹی کے حکیم تھے اور آپؓ کے مطابق بھی وتین وہ رگ ہے جو قلب سے سر کی طرف جاتی ہے۔ظاہر ہے جو رگ قلب سے سر کی طرف جائے وہ گردن یا گلے میں سے گزر کر ہی سر کی طرف جاتی ہے۔

(۴) مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب جس کی گردن پر چاقو کے حملہ کے حوالہ سے لفظ اَلْوَتِیْن یہاں زیر بحث ہے۔وہ سورۃ الحاقہ کی آیت ۴۷ کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں۔۔''اور اِس کی رگ گردن کاٹ دیتے۔''(تفسیر صغیر۔صفحہ ۷۷۰)

قارئین کرام:۔جس طرح مقبول احمد صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ اَلْوَتِیْن گردن میں نہیں پائی جاتی۔اب اگر اَلْوَتِیْن گردن میں نہیں پائی جاتی تو مرزا بشیرالدین محمود احمد نے اِس کا ترجمہ رگِ گردن کیوں کیا تھا؟ آپکا یہ ترجمہ اس حقیقت کا کلیۃً ثبوت ہے کہ آپ بھی اَلْوَتِیْن کو گردن کی ایک رگ سمجھتے تھے۔

(۵) مولانا محمد علی صاحب اپنی تفسیر بیان القرآن میں فرماتے ہیں:۔۔''پھر اِسکی رگِ جان کاٹ دیتے۔''(بیان القرآن صفحہ ۱۴۰۴)

(۶) مولانا ابوالکلام آزاد اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔۔''پھر ہم اِسکی رگِ گردن کاٹ ڈالتے''(ترجمان القرآن جلد ۳ صفحہ ۴۶۴)

(۷) مولانا شبیر عثمانی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔۔''پھر کاٹ ڈالتے اِسکی گردن۔''(تفسیر عثمانی جلد ۳ صفحہ ۷۶۰)

(۸) سیّد قطب شہید اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔۔''اور اِسکی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔''(فی ظلال القرآن جلد ۶ صفحہ ۵۷۹)

(۹) مولانا امین احسن اصلاحی اپنی تفسیر تدبّر قرآن میں وتین کے متعلق لکھتے ہیں:۔

'وتین' کے معنی شہ رگ، رگِ جان یا رگِ دل کے ہیں۔''(تدبّر القرآن جلد ۸ صفحہ ۵۵۴)

(۱۰)سورۃ الحاقہ آیت ۴۷ کا ترجمہ مودودی صاحب اس طرح کرتے ہیں۔''اور اسکی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔''

(۱۱)میر اسحاق صاحب اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔۔''پھر کاٹ ڈالتے ہم اِس سے رگِ گردن کو۔''

(۱۲)مرزا طاہر احمد صاحب اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔۔۔''پھر ہم یقیناً اُسکی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔''

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور مفسروں نے الْوَتِيْنَ کا ترجمہ رگِ گردن یا رگِ جان یا رگِ دل کیا ہے۔اور مزید برآں یہ بھی ثابت ہوگیا کہ الْوَتِيْنَ یعنی شہ رگ گردن یا گلے سے گزرنے والی بڑی رگ ہے۔

[4]سورۃ الحاقہ آیت ۴۷ کا انگریزی ترجمہ۔

(۱)حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ سورۃ الحاقہ کی آیت کا انگریزی ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔۔

''And then surely We would have severed his life-artery''

(۲)ایک انگریز Arthur J. Arberry اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔

''Then We would surely have cut his life-vein''

حَبْلِ الْوَرِيْدِ سے کیا مراد ہے؟؟

اللہ تعالیٰ سورۃ قٓ کی آیت ۱۷ میں فرماتا ہے:۔وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔اس آیت کریمہ میں حَبْلِ الْوَرِيْدِ سے کیا مراد ہے؟

"الورید کل عرق یحمل الدم الازرق من الجسد الی القلب۔ومفرد الورید ین وھما عرقان تحت الودجین ولودجان عرقان غلیظان عن یمین ثغرۃ النحر ویسارھا و(حبل الورید)عرق تزعم العرب انہ من الوتین وفی التنزیل العزیز"[وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ]"(المعجم الوسیط جلد صفحہ ۱۰۲۵)

ورید ہر وہ رگ ہوتی ہے جو آسمانی (نیلا) رنگ خون دل کو دیتی ہے،اور یہ ورید ین کا مفرد ہے،اور رگیں ودجین کے نیچے ہوتی ہیں،اور ودجان،گلے کی دونوں طرفوں پر واقع موٹی رگوں کو کہتے ہیں،اور حبل الورید وہ رگ ہے،جس کے متعلق عربوں کا خیال ہے،کہ یہ بھی وتین کی قسم ہے،اور قرآن پاک میں ہے(وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ)

[1]حَبْلِ الْوَرِيْدِ(jugular-vein)کے متعلق بزرگان دین اور مفسروں کا ترجمہ۔

قرآن کریم کی سورۃ قٓ کی آیت ۱۷ کے اِس فقرہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ کا ترجمہ مختلف بزرگان دین اور مفسروں نے اس طرح کیا ہے۔

(۱)حکم وعدل حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ لیکچر لاہور میں اِسی آیت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔۔۔''جیسا کہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔یعنی ہم اِسکی شاہ رگ سے بھی زیادہ اُس سے نزدیک ہیں۔''(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۰)

(۲) مرزا بشیر الدین محمود احمد اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔ ''اور ہم اس (انسان) سے اِسکی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

(۳) حضرت مولوی محمد علی صاحب اس آیت کا ترجمہ اس طرح فرماتے ہیں:۔ ''اور ہم اس سے اِسکی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں''

(۴) محمد عاشق الٰہی صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ ''حَبْلِ الْوَرِيْدِ گردن کی رگ کو کہا جاتا ہے یہ وہ رگ ہے جس کے کٹ جانے سے انسان کی زندگی باقی نہیں رہتی۔'' (انوارُ البیان جلد ۵ صفحہ ۱۸۶)

(۵) سیّد قطب شہید صاحب اِس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔ ''وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ اور ہم اِسکی رگِ گردن سے بھی زیادہ اِسکے قریب ہیں۔'' (فی ظلالِ القرآن جلد ۵ صفحہ ۱۲۷۵)

(۶) مولانا امین احسن اصلاحی صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔ ''وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ وَرِيْدٌ رگِ جان کو کہتے ہیں۔ یہ عربی زبان کا ایک معروف محاورہ ہے جو غایت درجہ قرب کے اظہار کیلئے آتا ہے۔ فرمایا کہ کوئی شخص اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ اگر وہ ہم کو نہیں دیکھ رہا ہے تو ہم اُس سے دور ہیں۔ ہم ہر شخص کی رگِ جان سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں۔'' (تدبّر القرآن جلد ۷ صفحہ ۵۴۶)

(۷) مولانا مودودی صاحب اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔ ''ہم اِسکی رگِ گردن سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں۔'' (تفہیم القرآن جلد ۵ صفحہ ۱۱۶)

(۸) امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔۔۔ ''اور ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔'' (دُرمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰۷)

(۹) امام ابن جریر اور ابن ابی حاتمؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: حَبْلِ الْوَرِيْدِ سے مراد رگِ گردن ہے۔'' (دُرمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰۸)

(۱۰) قاضی محمد ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔ ''اور ہم اس سے شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔'' (تفسیر مظہری جلد ۹ صفحہ ۱۰۱) آگے آپ لکھتے ہیں:۔

''حبل سے مراد رگ ہے اِسکی ورید کی طرف اضافت ایسے ہی ہے جیسے شجرۃ الاراك اور یوم الجمعۃ کی اضافت ہے۔ مقصود اِسکی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ جملہ خلقنا کے فاعل سے حال ہے۔ وریدان دو رگیں ہیں۔ گردن میں ہوتی ہیں جن کا تعلق دل کی رگ کیساتھ ہوتا ہے۔ اِنہیں ورید اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ سر سے نیچے آتی ہیں نام کی ایک وجہ یہ ذکر کی گئی کہ اِن میں روح اُترتی ہے۔'' (ایضاً)

(۱۱) جناب ابوالکلام احمد آزاد اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔ ''اور ہم اِسکی گردن رگ سے بھی زیادہ اِسکے قریب ہیں۔'' (ترجمان القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۸۸)

(۱۲)مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔''اور ہم اس سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ (رگِ جان) سے زیادہ۔'' حَبْلِ الْوَرِیْدِ کی تفسیر میں آپ فرماتے ہیں:۔''گردن کی رگ مراد ہے جسے''شہ رگ'' کہتے ہیں اور جس کے کٹنے سے انسان مرجاتا ہے۔شاید یہ کنایہ ہو جان اور روح سے۔''(تفسیر عثمانی جلد ۳ صفحات ۵۳۸،۵۳۹)

(۱۳)جناب مرزا طاہر احمد صاحب اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔''اور ہم اس سے (اِسکی) رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''(ترجمہ قرآن کریم صفحہ۔۹۳۸)

[2]سورۃ قٓ آیت ۱۷ کا انگریزی ترجمہ۔

(۱)حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ سورۃ قٓ کی آیت ۱۷ کا انگریزی ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔

''and We are nearer to him than even his jugular vein''

(۲)ایک انگریز Arthur J. Arberry اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:۔

''and We are nearer to him than the jugular vein''

قارئین کرام:۔ہم دیکھتے ہیں کہ بزرگان دین اور مفسرین نے''حَبْلِ الْوَرِیْدِ''کا ترجمہ رگِ جان،رگِ گردن اور شہ رگ کیا ہے ۔واضح رہے کہ الْوَتِیْن اور حَبْلِ الْوَرِیْدِ سے مراد شہ رگ یا رگِ گردن ہے جس کے ذریعہ تازہ خون دماغ کی طرف جاتا ہے اور پھر دماغ سے بذریعہ گردن واپس دل کی طرف آتا ہے۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کے دن نماز عصر کے بعد جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر چاقو سے حملہ اُنکے جسم کے کس حصہ پر ہوا تھا؟؟

مرزا بشیر الدین محمود احمد کی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ:۔

''مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے مسجد مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھا کر ہمارے امام ہمام حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہٖ واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان [مُسَمّٰی عبدالحمید ولد منصب دار قوم جٹ چک نمبر ۲۲۰ ج والا تھانہ صدر لائلپور (فیصل آباد) سابقہ وطن تھانہ کرتار پور تحصیل وضلع جالندھر] نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔چاقو کا یہ وار حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا۔[دراصل چاقو کا یہ وار گردن پر شہ رگ کے قریب نہیں پڑا تھا بلکہ اس سے شہ رگ قطع ہوگئی تھی۔اِسکی تفصیل آگے آئے گی۔ناقل] حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجانے کے باعث اِس مرتبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی بجائے چاقو اُسے جا لگا اور وہ زخمی ہوگیا۔نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اُسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے۔۔۔حضرت امام جماعت احمدیہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کیساتھ چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستہ میں اور سیڑھیوں پر خون

مسلسل بہتا گیا،جس سے حضور کے تمام کپڑے،کوٹ،مفلر،سویٹر،قمیض،دو بنیانیں اور شلوار خون سے تر بہ تر ہو گئے۔حضور کیساتھ چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے [خاکسار اُبوالعطا کے کوٹ، پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں] مکان پر پہنچ کر ابتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی۔اور زخم کو صاف کر کے اور ٹانکے لگا کر سی دیا۔اِبتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون انچ گہرا اور تین انچ چوڑا ہے۔ لیکن جب رات کو لاہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور اُنہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح مُعائنہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سوا دو انچ گہرا اور شاہ رگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانکے لگا دیئے۔۔۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۱۷ صفحات ۲۳۰ تا ۲۳۱)

حفاظتی انتظام کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی وتین (رگِ گردن) کو کاٹ ڈالا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الحاقہ میں فرماتا ہے کہ فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ۔(الحاقہ۔۴۸) پھر تم میں سے کوئی ایک بھی اِس سے (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۔

قارئین کرام:۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں ہر قسم کے حفاظتی انتظامات اور تدبیروں کے باوجود جھوٹے ملہم من اللہ کی وتین (رگِ گردن) کو قطع کر دوں گا۔یہ بھی واضح رہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی رگِ گردن (قطع وتین) کے کٹنے کے واقعہ میں کوئی یہ اعتراض بھی نہیں کر سکتا کہ دشمن نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اکیلا پا کر اُسکی رگِ گردن (الۡوَتِيۡنَ) کو کاٹ دیا تھا بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سارے لوگوں حتیٰ کہ پہرہ داروں (bodyguards) کے انتظام کے ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی وتین (رگِ گردن) کو قطع کر دیا تھا۔۔۔فَتَدَبَّرُوۡا اَيُّهَا الۡعَاقِلُوۡن۔

کیا زخم شہ رگ کے قریب تھا یا کہ وتین (رگِ گردن) کٹ گئی تھی؟؟

قارئین کرام:۔چاقو کا یہ زخم کافی لمبا اور گہرا تھا لیکن بعد ازاں دھیرے دھیرے یہ زخم وقت کیساتھ جلد مندمل ہوتا گیا۔زخم کے مندمل ہو جانے کے باوجود خلیفہ صاحب ہمہ وقت بے چین رہتے تھے۔حملہ کے ایک سال بعد اُنہوں نے اپنا مکمل چیک اَپ کروانے کیلئے یورپ جانے کا فیصلہ کیا۔بعد ازاں یورپ میں زیورچ،ہمبرگ اور لندن کے چوٹی کے سرجنوں نے اِن کے زخم کا اِنتہائی جدید ایکس ریز کیساتھ تفصیلی معائنہ کیا۔جیسا کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"He was examined very thoroughly by top experts in Zurich,Hamburg and London with such assistance as could be drawn from X-ray impressions,etc., and the unanimous conclusion was that the point of the knife had broken at the jugular vein and was embedded in it.The expert advice was that no attempt should be made to extricate it as the risk to his life involved in any such operation was too serious

to be worth taking."(Ahmadiyyat,*the renaissance of Islam*-page No 332 / Tabshir Publications/1978)

''زیورچ،ہمبرگ اورلندن کے تینوں بڑے شہروں کے ماہر سرجنوں کے مکمل طور پر اُس کا معائنہ کرنے کے بعد اُنکی متفقہ رائے یہ تھی کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک ٹوٹ کر شہ رگ میں دھنس گئی ہے۔ماہرین کی یہ رائے تھی کہ اگر ٹوٹی ہوئی نوک نکالنے کی کوشش کی گئی تو مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔''

قارئین کرام:۔لہٰذا ڈاکٹروں نے شہ رگ (رگِ گردن) میں دھنسی ہوئی یہ چاقو کی نوک نہ نکالی۔بعدازاں دن بدن خودساختہ خلیفہ ثانی کی صحت گرتی گئی۔فالج بھی ہوگیا۔جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد نے ۷ اور ۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات دیکھی گئی جس نفسانی خواب کی بنا پر مورخہ ۲۸ رجنوری کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق میں ہی مصلح موعود ہوں ۔اپنے اس جھوٹے الہامی دعویٰ مصلح موعود کے ۲۱ سال ۹ ماہ اور ۷ دن کے بعد بالآخر وہ ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو فوت ہوگئے۔

سورۃ الحاقہ کی مذکورہ آیات کی روشنی میں حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ جھوٹے مدعی اِلہام کے متعلق فرماتے ہیں:۔۔۔

''اِسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادق کیلئے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہوکر اور خدا پر اِفترا کر کے آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کے موافق یعنی تیئیس (۲۳) برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہوگا۔''

(اربعین (۱۹۰۰ء) بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

اے میرے احمدی بھائیو!!اللہ تعالیٰ نے مرزا بشیرالدین محمود احمد کو اُسکے محترم والد حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کے مذکورہ بالا بیان اور فتویٰ کے مطابق قطعی طور پر اُسکے دعویٰ مصلح موعود میں جھوٹا ثابت کر دیا۔۔فَتَدَبَّرُوْا یَا أُولِی الْأَبْصَارِ

رسالہ اربعین میں ہی حضورؑ ارشاد فرماتے ہیں:۔۔۔''اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اِس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالیٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اِسی دنیا میں اِس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔'' (اربعین بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۴)

قارئین کرام:۔شہ رگ پر حملے کے بعد پہلے جناب خودساختہ خلیفہ ثانی مفلوج ہوئے۔بعدازاں آہستہ آہستہ ہوش وحواس سے بھی عاری ہوتے گئے۔قطع وتین (۱۰ رمارچ ۱۹۵۴ء) کے بعد گیارہ سال آٹھ ماہ تکلیف اور دکھ میں گزار کر بالآخر ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو وہ فوت ہو گئے۔

جیسا کہ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی مفتری علی اللہ (جھوٹا مدعی اِلہام) آنحضرت ﷺ کی طرح اپنے الہامی دعویٰ کے بعد تیئیس (۲۳) سال کا زمانہ نہیں پا سکتا۔اِسی طرح حضورؑ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ مفتری علی اللہ کو اللہ تعالیٰ نہ صرف ہلاک کرتا ہے بلکہ اُسے سزا بھی دیتا ہے۔اگر کوئی محمودی یہ اعتراض کرے کہ خودساختہ خلیفہ ثانی اِس حملے کے نتیجہ میں موقعہ پر فوت نہیں ہوئے تھے؟تو اس سلسلہ میں جواباً عرض ہے کہ۔۔۔

(اولاً) اگر کسی جھوٹے شخص کی شہ رگ کاٹ کر اللہ تعالیٰ اُسے موقعہ پر ہی ہلاک کر دے تو اِس سے مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہموں کو جو وعید سنائی ہے اُسکی غرض وغایت پوری نہیں ہوسکتی۔وہ اِس طرح کہ جھوٹے ملہم کی ہلاکت (بیشک یہ ہلاکت شہ رگ

کے کٹنے سے ہی ہوئی ہو) کے بعد اُس کے مرید تو اُسے مظلوم امام یا شہید اور نہ جانے کیا کیا بناتے پھریں گے لہٰذا اِس طرح ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مفتری کو نہ صرف تیئیس (۲۳) سال سے کم عرصہ میں ہلاک کرے بلکہ اُسے اذیت ناک سزا بھی دے تا کہ اُسکے مرید اُسے شہید اعظم وغیرہ نہ بنا سکیں۔

(ثانیاً) خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب اس حملہ کے فوراً بعد اگر ہلاک ہو جاتے تو پھر لوگوں کو کس طرح پتہ چل سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم کیلئے اپنی مقرر کردہ سزا کے مطابق اُسکی شہ رگ (الْوَتِیْن) قطع کر دی تھی؟ اللہ تعالیٰ نے اِس حقیقت سے پردہ اُٹھانے اور آئندہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق موعود زکی غلام مسیح الزماں کو قطع وتین کا ثبوت فراہم کرنے کیلئے خودساختہ خلیفہ ثانی کی شہ رگ میں چاقو کی نوک کو توڑ کر نہ صرف اُسے موقعہ پر مرنے سے بچایا بلکہ اُسکے طبی معائنوں کے ذریعے اُس کی قطع وتین یعنی رگِ گردن کے کٹنے کا یہ عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دکھا بھی دیا۔۔۔تفکروا وتندموا واتقوا اللہ ولا تغلوا۔

جناب مقبول احمد صاحب اور دیگر احمدی بھائیو!!۔۔۔آپ سب سے سوال ہے کہ اگر خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا تھا تو پھر صادقوں کی طرح ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کے دن اللہ تعالیٰ کی مدد اُنکے شامل حال کیوں نہ ہوئی اور جھوٹے ملہم کی رگِ گردن کٹنے یعنی قطع وتین (الحاقہ۔۴۷) کا قرآنی فرمان اپنی قہری تجلی کیساتھ اُنکے وجود میں کیوں پورا ہوا تھا؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

مکاروں اور دغابازوں کا بدانجام۔۔۔

تاریخ مذہب سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ مکار اور فریبی لوگ سچے مرسلوں کی رحلت کے بعد اُنکی جماعتوں پر قبضہ کر کے اور پھر اپنے قبضے کو مستحکم کرنے اور دوام دینے کیلئے بانیان سلسلوں (مرسلوں) کے نام پر اُنکی مُصَفّا تعلیم میں اپنی طرف سے جھوٹی باتیں ملا لیتے ہیں۔ایسے فریبی اور مکاروں کا انجام ہمیشہ بد ہوا کرتا ہے۔مثلاً پولوس نے ایک جھوٹی اور نفسانی خواب کی بنا پر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی تعلیم میں آپؑ کے نام پر اپنی طرف سے جھوٹے اور دجالی خیالات شامل کر دیئے تھے۔بعد ازاں اِنہی جرائم کی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اِس مکار اور دغاباز کو پھانسی کی سزا دلوائی۔جیسا کہ حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ اِسی ضمن میں فرماتے ہیں:۔

''یعقوب حضرت عیسیٰ کا بھائی جو مریم کا بیٹا تھا وہ درحقیقت ایک راستباز آدمی تھا۔وہ تمام باتوں میں توریت پر عمل کرتا تھا اور سؤر کو حرام سمجھتا تھا۔اور یہودیوں کی طرح بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا تھا اور جیسا کہ چاہیے تھا وہ اپنے تئیں ایک یہودی سمجھتا تھا۔صرف یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت پر ایمان رکھتا تھا۔لیکن پولوس نے بیت المقدس سے بھی نفرت دلائی۔آخر خدا تعالیٰ کی غیرت نے اُس کو پکڑا اور ایک بادشاہ نے اُس کو سولی دے دیا۔اور اس طرح پر اُس کا خاتمہ ہوا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لیے وہ سولی سے نجات پا گئے اور خدا تعالیٰ نے اُن کو سُولی پر سے زندہ بچا لیا۔لیکن چونکہ پولوس نے سچائی کو چھوڑ دیا تھا اِس لیے وہ لکڑی پر لٹکایا گیا۔'' (چشمہ مسیحی۔روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۶)

حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے ۶ سال بعد حضورؑ کی صدر انجمن احمدیہ کو نظر انداز بلکہ ردّ کرتے ہوئے احمدی امامت یا امارت کی

صف لپیٹ کر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اولاً جماعت احمدیہ کی قیادت پر قبضہ کرلیا۔اور پھر ۳۶ سال بعد پولوس کی طرح ایک نفسانی خواب کی بنا پر حلفاً جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر دیا۔اس جھوٹے الہامی دعویٰ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے پھر سورۃ الحاقہ میں مفتری علی اللہ کی قطع وتین کی وعید کے مطابق ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کے دن اُنکی شہ رگ کو کاٹ کر نہ صرف اُسکے الہامی دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ثابت کر دیا بلکہ اُسے دنیا کیلئے ایک عبرت کا نشان بھی بنا دیا۔

خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب کا بداور بھیانا ک انجام۔۔۔

اپنے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے نتیجے میں پہلے خودساختہ خلیفہ ثانی پر قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں اُسکی شہ رگ (الْوَتِیْن) قطع ہوئی۔ بعدازاں وہ مفلوج ہوکر آہستہ آہستہ عبرت کا نشان بھی بنتا چلا گیا۔وہ دماغی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی اَپاہج ہوکر کم وبیش دس سال تک بستر مرگ پر اِیڑیاں رگڑتا رہا۔زندگی کے آخری دس سالوں میں جماعتی اُمور سے عملاً لاتعلق ہو چکا تھا۔یہ بیانات اور تاثرات میرے نہیں بلکہ خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے ہیں جو آپ ہی کے جاری کردہ مؤقر روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔آپ فرماتے ہیں۔

(۱) ''مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اور اب میں پاخانہ پیشاب کیلئے بھی اِمداد کا محتاج ہوں دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔'' (الفضل ۱۲/اپریل ۱۹۵۵ء)

(۱۱) ''۲۶/فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا اور تھوڑے وقت کیلئے میں ہاتھ پاؤں سے معذور ہوگیا۔دماغ کا عمل معطل ہوگیا اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔'' (الفضل ۲۶/اپریل ۱۹۵۵ء)

(۱۱۱) میں اِس وقت بالکل بیکار ہوں۔اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔'' (۲۶/اپریل ۱۹۵۵ء)

جناب مقبول احمد صاحب اور دیگر احمدی بھائیو!!اب خلاصۃً عرض کرتا ہوں کہ قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر اِلہامات کی روشنی میں یہ قطعی طور پر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کی نرینہ اولاد کو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت سے ویسے ہی باہر کر دیا تھا اور سنت اللہ کے مطابق حضورؑ کا کوئی لڑکا مصلح موعود نہیں ہوسکتا تھا۔آپ سب کو واضح رہے کہ۔۔۔

(۱) خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب نے دسمبر ۱۹۴۴ء میں حلفاً جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیا تھا۔کیا یہ جھوٹ ہے؟ ہرگز نہیں۔

(۲) ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو نماز عصر کے بعد بوقت پونے چار بجے اُسکی شہ رگ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔کیا یہ جھوٹ ہے؟ ہرگز نہیں۔

(۳) یورپ کے تین بڑے شہروں کے ماہر سرجنوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا تھا کہ چاقو کے بلیڈ کی نوک شہ رگ میں دھنسی ہوئی ہے۔کیا یہ جھوٹ ہے؟ ہرگز نہیں۔

(۴) آپ سب کو یہ بھی واضح رہے کہ حضرت امام مہدی ومسیح موعودؑ نے فالج کو اپنی تحریروں میں دُکھ کی مار قرار دیا ہوا ہے۔قطع وتین یعنی شہ رگ کے کٹنے کے نتیجے میں خودساختہ خلیفہ ثانی مفلوج ہوگئے تھے۔کیا یہ جھوٹ ہے؟ ہرگز نہیں۔

(۵) قریباً دس سال تک بستر مرگ پر اَپاہج ہوکر لیٹے رہے۔کیا یہ جھوٹ ہے؟ ہرگز نہیں۔

(۶) مرزا محمود احمد کے اپنے بیانات بھی کیا جھوٹ ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔اِس طرح مرزا محمود احمد کے بدانجام نے اُسکے دعویٰ مصلح موعود کے

جھوٹے ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

(۷) خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے جھوٹے ہونے کے بارے میں ایک اور اہم ثبوت کے ضمن میں عرض ہے کہ خلیفہ صاحب کے بقول آپ کو ۱۹۴۲ء میں آپکے خوش کن اور بہترین انجام کے سلسلہ میں ایک اِلہام ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاموں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام نہایت خوشکن ہوگا۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اِلہاماً فرمایا:۔ مَوْتُ حَسَنٍ مَوْتٌ حَسَنٌ فِیْ وَقْتٍ حَسَنٍ کہ حسن کی موت بہترین موت ہوگی اور ایسے وقت میں ہوگی جو بہترین ہوگا۔ اس اِلہام میں مجھے حسنؓ کا بروز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ذات کیساتھ تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں کو پورا کرے گا۔ اور میرا انجام بہترین انجام ہوگا۔ اور جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۱)

اے احمدی بھائیو!! اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب کے اپنے اِلہام کے مطابق کیا آپکا انجام خوش کن اور بہترین انجام ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ (جو ہر بات پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے) نے اُن کو خوش کن اور بہترین انجام کی بجائے بدانجام سے دوچار کر کے کیا اُنکے اِلہاموں کی قلعی کھول نہیں دی تھی؟؟ اور اس طرح جب خودساختہ خلیفہ ثانی صاحب کا اپنے انجام کے متعلق اِلہام نفسانی ثابت ہو گیا تو پھر آپکے خواب اور اس میں جو آپ کو اِلہام ہوا تھا اُس کا کیا اعتبار ہے؟؟؟ ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اے احمدی بھائیو!! حضورؑ کے ایک جسمانی لڑکے کی پیشگوئی بطور فرع پیشگوئی مصلح موعود میں شامل ہے۔ مثلاً۔ ''ایک وجیہہ اور پاک لڑکا'' جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ''وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔'' پیشگوئی مصلح موعود کے اس حصے کا مصداق اولاً حضورؑ کا پہلا لڑکا بشیر احمد اوّل تھا۔ بشیر احمد اوّل کی وفات کے بعد بطور مثیل پیشگوئی مصلح موعود کا یہ متعلقہ ضمنی حصہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف منتقل ہو گیا۔ لیکن اُنہوں نے مصلح موعود کا دعویٰ کر کے اپنے اس متعلقہ ضمنی حصہ سے تجاوز کر کے پیشگوئی مصلح موعود پر عملاً قبضہ کر لیا۔

خاکسار نے اپنی کتاب غلام مسیح الزماں کے پہلے حصے اِلہامی پیشگوئی کا تجزیہ کے دوسرے باب (جس کا نام غلام مسیح الزماں ہے) میں کامل طور پر ثابت کیا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد مثیل بشیر احمد اوّل تھے۔ اگر وہ تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنے دعویٰ کو مثیل بشیر احمد اوّل تک محدود رکھتے تو وہ ولوتقول علینا کی گرفت میں ہرگز نہ آتے لیکن اگر وہ ایسا کرتے تو اُسکی اور اُسکی اولاد کی نفسانی خواہشات اور اُن کا ہزار سالہ حکومت کا خواب پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اُنہوں نے اپنی خواہش کو پورا کرنے کیلئے جان بوجھ کر مصلح موعود (زکی غلام) کا دعویٰ کر کے اس اِلہامی پیشگوئی پر قبضہ جما لیا اور یہی جرم اُسکی سزا کا موجب بنا۔ ہو سکتا ہے کسی محمودی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ اگر مرزا بشیر الدین محمود احمد غلط تھا اور اتنا بڑا مجرم تھا تو پھر اُس نے جو بہت سارے کارنامے سرانجام دیئے ہیں یا جماعت کو بہت ترقی دی تھی۔ اِس مجرم کے ہاتھوں یہ کارنامے کیسے سرانجام پا گئے۔ جواباً عرض ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو بطور مثیل بشیر احمد اوّل وہ صلاحیتیں دی

گئی تھیں جو جماعتی ترقی اور اُسکے کارناموں کی وجہ بنی ہیں۔اس میں ہماری کوئی دورائے نہیں ہیں اور خاکسار اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہے۔لیکن جب اُس نے ۱۹۴۴ء میں مصلح موعود کا غلط دعویٰ کر کے اِلہامی پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ جمالیا تو پھر اس وجہ سے وہ مجرم بنا اور سزا پائی۔اور یہ بھی واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ فاسقوں کے ہاتھوں سے بھی دین کی ترقی کرواسکتا ہے۔جیسا کہ یزیدی خلافت کے حوالہ سے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

''یہ الگ اَمر ہے کہ یزید کے ہاتھ سے بھی اسلامی ترقی ہوئی۔یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔وہ چاہے تو فاسق کے ہاتھ سے بھی ترقی ہوجاتی ہے۔''(ملفوظات جلد ۴ جلد یدایڈیشن صفحہ ۵۸۰)

مقبول احمد صاحب کی تحریر کا جواب۔۔۔اب میں مقبول احمد صاحب کے مضمون کی طرف آتا ہوں۔وہ اپنے مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں:۔۔۔

(۱)**قولہ**:۔۔''قرآن میں خدا پر جھوٹ باندھنے والے کی جس شریان (الوتین) کی قطع کرنے کا ذکر ہے وہ گردن میں نہیں پائی جاتی بلکہ اِس کا آغاز دل سے سینہ میں ہوتا ہے اور اِسکے کٹنے سے انسان کی فوری موت واقع ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے۔کیونکہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کی گردن پر سر کے قریب خنجر سے حملہ ہوا نہ کہ سینہ پر لہٰذا دل سے نکلنے والی شریان (الوتین) کے کٹنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی ثبوت ہے اور نہ ہی آپکی فوری وفات ہوئی جس کی قرآن اور طب کی رُو سے توقع کی جاسکتی ہے۔بلکہ آپ کچھ عرصہ میں گردن کے زخم سے صحت یاب ہوکر اپنے فرائض کی انجام دہی میں پھر مصروف ہوگئے اور کچھ ماہ بعد اِسی سال کے جلسہ سالانہ پر خطاب فرمایا اور اپنے اوپر ہونے والے حملہ کی تفصیل بھی بیان فرمائی جو مندرجہ بالا تاریخ احمدیت کے صفحات میں موجود ہے۔''

الجواب:۔۔قارئین کرام۔دل ناشپاتی کی شکل کا ایک ایسا انسانی عضو (organ) ہے جو جسم کے تمام حصّوں کو صاف خون فراہم کرتا ہے اور گندہ خون صاف کرنے کیلئے پھیپھڑوں کی طرف دھکیلتا ہے۔خون کی تمام بڑی شریانیں دل سے ہی نکلتی ہیں اور پھر آگے ذیلی شریانوں میں تقسیم ہوجاتی ہیں۔اسی طرح الوتین (life-artery) بھی دل کی ایک بڑی شریان ہے۔یہی شریان انسانی جسم کے دوسرے بڑے عضو دماغ کو صاف خون پہنچاتی ہے اور اسی کے ذریعہ گندہ خون واپس دل کی طرف آتا ہے۔جیسا کہ میں پہلے ذکر کرآیا ہوں کہ الوتین کے اُردو میں کئی نام ہیں۔مثلاً شہ رگ،رگِ جان،رگِ دل اور رگِ گردن وغیرہ اِسی شریان کے مختلف نام ہیں۔انگریزی میں اسی شریان کو life vein,life artery اور jugular vein کہتے ہیں۔یہاں پر خاکسار دوبارہ سورۃ الحاقہ کی آیت ۴۷ کے ترجمہ کے حوالہ سے بتانا چاہتا ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اِس آیت کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے۔آپؑ لکھتے ہیں:۔

(۱)''پیغمبر صاحب کو تو یہ حکم کہ اگر تو ایک اِفتراء مجھ پر باندھتا تو میں تیری رگِ گردن کاٹ دیتا جیسے کہ آیت وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ o لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ o ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ o سے ظاہر ہے اور یہاں چوبیس سال سے روزانہ افتراء خدا

تعالیٰ پر ہو اور خدا اپنی سنّت قدیمہ کو نہ برتے۔‘‘(تفسیر۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ۔جلد ۴ صفحہ ۵۶۴ بحوالہ الحکم جلد ۸ نمبر ۱۹، ۲۰ مورخہ ۱۷۔۲۰ جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

قارئین کرام:۔(۱) اب سوال ہے کہ اگر الْوَتِیْن گردن کی رگ نہ ہوتی تو پھر حضرت حکم وعدل اِس کا ترجمہ رگ گردن کیوں فرماتے؟؟

(۲) حضرت مولانا نورالدینؓ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔۔۔’’وتین: وہ رگ ہے جو قلب سے سر کو جاتی ہے۔‘‘(حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۲۰۳)

حضرت مولانا نورالدینؓ بھی اپنے وقت کے چوٹی کے حکیم تھے اور آپؓ کے مطابق بھی وتین وہ رگ ہے جو قلب سے سر کی طرف جاتی ہے۔ظاہر ہے کہ جو رگ قلب سے سر کی طرف جائے وہ گردن یا گلے میں سے گزر کر ہی سر کی طرف جاتی ہے۔

(۳) جس شخصیت یعنی مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے حوالہ سے الْوَتِیْن ہمارے زیر بحث ہے۔وہ سورۃ الحاقہ کی آیت ۴۷ کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔’’اور اِس (یعنی اپنے پیارے نبی ﷺ) کی رگ گردن کاٹ دیتے۔‘‘

اے احمدی بھائیو اور دیگر قارئین کرام!!:۔جس انسان کی گردن پر حملہ ہوا تھا وہ خود الْوَتِیْن کا ترجمہ رگِ گردن کر رہا ہے۔اب یہ عام فہم (common sense) بات ہے کہ اگر الْوَتِیْن گردن میں نہ ہوتی تو پھر اس کا ترجمہ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد رگِ گردن کبھی نہ کرتے؟ مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد کی گردن پر ہی حملہ ہوا تھا اور اس حملہ میں بحوالہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب لندن، ہمبرگ اور زیورچ کے ماہر سرجنوں کے مطابق اُنکی الوتین (jugular vein) کٹ گئی تھی۔

جہاں تک سوال ہے کہ الْوَتِیْن (jugular vein) کے کٹنے کے بعد فوری موت واقع ہوجاتی ہے تو یہ درست ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ کسی مجرم کی الْوَتِیْن کو کاٹ کر اُسے سزا دینے اور اُسے عبرت کا نشان بنانے، لوگوں کو اُسکی رگِ گردن کے کٹنے (قطع وتین) کا عبرت ناک ثبوت دکھانے اور تاریخ میں اِس ثبوت کو محفوظ کرنے کیلئے اُسے موقعہ پر ہلاک ہونے سے بچا بھی سکتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے یہی کچھ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد کیساتھ کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحاقہ میں مفتری علی اللہ کے متعلق قطع وتین کی جو وعید مقرر کر چھوڑی ہے اُسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے مرزا بشیرالدین محمود احمد کی وتین قطع بھی کر دی اور اُسے سزا دینے اور قطع وتین کا عبرت ناک ثبوت لوگوں کو دکھانے اور اِسے تاریخ میں محفوظ کرنے کیلئے اُسے موقعہ پر ہلاکت سے بچایا بھی تھا۔قارئین کو واضح رہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اس مجرم اور مفسد کو موقعہ پر ہلاک کر دیتا تو پھر بعد میں نزول فرمانیوالا ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا اصل اور حقیقی مصداق لوگوں کو مرزا بشیرالدین محمود احمد کی قطع وتین کا ثبوت کہاں سے دکھاتا؟؟؟

مرزا بشیرالدین محمود احمد اور فرعون مصر کیساتھ اللہ تعالیٰ کا روزمرہ قانون قدرت سے ہٹ کر سلوک۔

قرآن کریم ہمیں خبر دیتا ہے کہ فرعون مصر ایک ظالم اور مفسد حکمران تھا۔اُس نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ہوا تھا۔وہ نہ صرف اُن پر ظلم کرتا تھا بلکہ اُنکے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا اور لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ ایک اسرائیلی بچہ کی اُسی کے گھر میں

پرورش کروائی اور اُسے جوان کیا۔ بعدازاں موسیٰ نامی اِس جوان کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی رُستگاری کیلئے فرعون اور اُسکے حواریوں کی طرف مرسل بنا کر بھیج دیا۔ حضرت موسیٰؑ نے اپنی سچائی کے حق میں فرعون کو بہت سارے معجزے دکھائے لیکن ظالم فرعون پر اِن معجزات کا کوئی اَثر نہ ہوا اور وہ اپنی اصلاح کی بجائے حضرت موسیٰؑ اور بنی اسرائیل پر اپنے ظلم وستم بڑھاتا چلا گیا۔ بالآخر حضرت موسیٰؑ الٰہی حکم پر بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے چل پڑے۔ ظالم فرعون حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو پکڑنے کیلئے اپنے لاؤلشکر کیساتھ اُن پر چڑھ دوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو سمندر میں سے راستہ بنا کر بخیروعافیت دوسری طرف گزار دیا لیکن فرعون اور اُس کے لشکروں کو سمندر میں غرق کر دیا۔ فرعون جب ڈوبنے لگا تو اُس نے کہا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے فرمایا کہ تو اب ایمان لانے لگا ہے۔ حالانکہ پہلے تو نافرمانوں اور مفسدوں میں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس مجرم اور مفسد سے فرمایا کہ ہم بعد میں آنیوالے ظالموں اور متکبروں کیلئے ایک نصیحت آموز اور ایک عبرت کا نشان بنانے کیلئے تیرے بدن کے ذریعہ تجھے جزوی نجات دیتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کا ذکر سورۃ یونس میں اس طرح فرمایا ہے:۔

"وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ إِسْرَائِيْلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهُ بَغْيًا وَّعَدْوًا حَتّٰٓى إِذَآ أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا الَّذِيْٓ آمَنَتْ بِهِ بَنُوْٓا إِسْرَائِيْلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ o آٰلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ o فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُوْنَ" (یونس۔ ۹۱ تا ۹۳)

اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر پار اُتار لائے تو فرعون اور اُسکے لشکروں نے بغاوت اور زیادتی سے کام لیتے ہوئے اِن کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب اُسے غرقابی نے آلیا تو اُس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (بھی) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (ہم نے کہا) کیا (تو) اب (ایمان لایا ہے)! حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی سے کام لیتا رہا اور تو مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج کے دن ہم تیرے بدن کے ذریعہ تجھے (جزوی) نجات بخشیں گے تاکہ تو اپنے بعد آنیوالوں کیلئے ایک عبرت کا نشان بن جائے۔ اور لوگوں میں سے اکثر یقیناً ہمارے نشانات سے بالکل غافل ہیں۔

اے احمدی بھائیو اور دیگر قارئین کرام:۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قانون قدرت کے مطابق مرنے کے ایک عرصہ کے بعد عام انسانوں کا جسم مٹی بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عام قانون کے برخلاف اپنی قدرت کاملہ سے ظالم فرعون کے جسم کو آئندہ انسانوں کیلئے ایک عبرت کا نشان بنانے کیلئے محفوظ فرما دیا۔ قریباً ساڑھے تین ہزار سال پہلے غرق ہوکر مرنے والے منفتاح فرعون کا جسم مصر کے عجائب خانہ میں آج بھی ہر دور کے فرعونوں اور متکبروں کیلئے ایک عبرت کا نظارہ پیش کر رہا ہے۔ انسانی جسموں کیلئے جو قانون بنایا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس قانون سے ہٹ کر معجزانہ رنگ میں ظالم فرعون کی لاش کو محفوظ بنا کر تاریخ انسانی میں (اُن لوگوں کیلئے جو سبق حاصل کرنا چاہیں) اُسے ایک عبرت کا نشان بنایا تھا۔ یہی سلوک اللہ تعالیٰ نے دور جدید کے فرعون اور پولوس ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد کیساتھ بھی کیا ہے۔ اُسے بھی قطع وتین کے بعد معجزانہ طور پر موت سے بچا کر نہ صرف اُسے سزا دی بلکہ سبق حاصل کرنیوالوں کیلئے اُسے ایک عبرت کا نشان بھی

بنا دیا۔مزید برآں اس ظالم انسان کو معجزانہ رنگ میں موت سے بچانے میں یہ سر بھی پوشیدہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ نزول فرمانے والے موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) کے ہاتھ میں اس جھوٹے مدعی مصلح موعود کی قطع وتین کا ثبوت بھی دینا تھا۔

جماعت احمدیہ اور بنی اسرائیل میں مماثلت۔۔۔

قارئین کرام:۔حضرت مرزا غلام احمدؑ آخری زمانہ کے یعقوب بھی ہیں۔جیسا کہ آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

لہٰذا دور جدید میں آپکی جماعت احمدیہ بنی اسرائیل کی قائم مقام ہے۔جیسا کہ حضورؑ ۱۵/اپریل ۱۹۰۵ء کے درج ذیل الہام کے حوالہ سے فرماتے ہیں:۔

(۱)''۱۵/اپریل ۱۹۰۵ء۔ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (ترجمہ۔ازمرتب) میں نے بنی اسرائیل سے (دشمن کا حملہ) روک دیا۔ فرمایا۔بنی اسرائیل سے مُراد وہ قوم ہے جس پر اُس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔وہ لوگ جو اُن پر بے جا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملے کرنیوالے روک دئے جائیں گے اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ اُنکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔''(تذکرہ۔صفحات ۴۴۸،۴۴۹)

(۲)''کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ۔اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔۔۔ اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں، بچاؤں گا۔اِس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔اِس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔اور پھر فرمایا کہ میں آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور ان کیساتھ لوگ جو اُنکا لشکر ہیں۔یہ سب خطا پر تھے۔اور پھر فرمایا کہ میں اپنی تمام فوجوں کیساتھ یعنی فرشتوں کیساتھ نشانوں کے دکھلانے کیلئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔یعنی اُس وقت جب اکثر لوگ باور نہیں کریں گے اور ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول ہونگے اور بالکل میرے کام سے بے خبر ہونگے۔تب میں اُس نشان کو ظاہر کردونگا کہ جس سے زمین کانپ اُٹھے گی۔تب وہ روز دنیا کیلئے ایک ماتم کا دن ہوگا۔مبارک وہ جو ڈریں اور قبل اسکے جو خدا کے غضب کا دن آوے توبہ سے اُس کو راضی کرلیں کیونکہ وہ حلیم اور کریم اور غفور اور توّاب ہے جیسا کہ وہ شدید العقاب بھی ہے۔''(تذکرہ۔صفحات ۴۵۱، ۴۵۲)

اے احمدی بھائیو اور قارئین کرام:۔جس طرح حضرت یعقوبؑ اوّل کی جسمانی اولاد (بنی اسرائیل) کو غلام بنا کر فرعون اُن پر ظلم وستم ڈھاتا تھا۔اُنکے بیٹوں کو قتل کرتا تھا اور اُنکی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔اِسی طرح مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جماعت احمدیہ پر قبضہ کرکے اس پر ایک فرعونی جبری نظام مسلط کردیا۔اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں (البقرہ۔۲۵۷) اور بانئے اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ

فرماتے ہیں کہ "اِختلافُ اُمتي رَحمَۃٌ" کہ میری اُمت میں (معقول اور مدلل) اختلاف باعث رحمت ہوگا۔لیکن اِس شخص نے مذہب ہی کے نام پر احمدیوں سے آزادی ضمیر کا حق چھین کر اُنہیں زندہ درگور بنا دیا۔اُس نے ہر اختلاف کرنیوالے احمدی پر اخراج اور مقاطعہ کی تلوار لٹکا دی۔اپنے خاندانی مذہبی اقتدار کی گرفت کو احمدیوں پر مضبوط کرنے اور اُنہیں پختہ اَسیر بنانے کیلئے نہ صرف اُنہیں مختلف گروپوں (اطفال الاحمدیہ، ناصرت الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ) میں تقسیم کر دیا بلکہ اُنکی ذہنی تطہیر (brain washing) اس طرح کی گئی کہ وہ بے چارے ذہنی طور پر مفلوج ہو کر رہ گئے۔اُنکی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحتیں صلب ہو گئیں۔

اے میرے احمدی بھائیو!! حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت احمدیہ میں بنی اسرائیل کی طرح جنہیں اَسیر بنایا جانا تھا اُنکی رُستگاری کیلئے اللہ تعالیٰ نے محمدی مریمؑ کو قبل ازیں ایک زکی غلام کی بشارت بھی عنایت فرما دی تھی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔"ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔"

واضح رہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے اپنے موعود زکی غلام یعنی اَسیروں کے نجات دہندہ کو مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔دور جدید کے فرعون یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کا سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ نہ صرف اُس نے بنی اسرائیل کی طرح آخری زمانے کے یعقوب حضرت مرزا غلام احمدؑ کی روحانی اولاد (بنی اسرائیل) کو اَسیر بنایا بلکہ مصلح موعود کا جھوٹا دعویٰ کر کے آنیوالے نجات دہندہ کا اس نے راستہ بھی بند کر دیا۔بڑی دلیری کیساتھ ختم نبوت کی طرح دین اسلام میں جاری وساری تجدیدی نعمت پر خاتمیت کا ٹھپہ بھی لگا کر بیٹھ گیا۔تبھی اللہ تعالیٰ نے مفتری علی اللہ کے حوالہ سے سورۃ الحاقہ میں مفتری علی اللہ کے سلسلہ میں مقرر فرمائی ہوئی اپنی قہری وعید کے مطابق اِس ظالم اور متکبر شخص کے تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود اِسکی اَلْوَتِیْن (رگِ گردن) کاٹ دی۔اللہ تعالیٰ نے جس طرح ظالم فرعون کے جسم کو اپنے عام قانون قدرت کے برخلاف محفوظ فرما کر دنیا کیلئے اُسے ایک عبرت کا نشان بنایا بعینہٖ اللہ تعالیٰ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی نہ صرف رگِ گردن (اَلْوَتِیْن) کاٹی بلکہ اُسے سزا دینے کی خاطر معجزانہ رنگ میں اُسکی شہ رگ میں چاقو کی نوک توڑ کر اُسے موت سے بھی بچایا اور اس طرح فرعون مصر کے جسم کی مانند دور حاضر کے اِس فرعون کی قطع وتین کے عبرت ناک واقعہ کو انسانی تاریخ میں بطور نشان محفوظ کر کے اُسے ہمیشہ ہمیش کیلئے ایک عبرت کا نشان بھی بنا دیا۔

(۲) **قولہٗ**:۔۔۔"اب اِس تفصیل کے بعد اِن لوگوں کا یہ دعویٰ کہ امام جماعت احمدیہ پر گردن پر ہونے والے حملہ سے ظاہری طور پر وہ شریان کٹ گئی جسے قرآن نے "الوتین" کہا ہے،کیا باطل ثابت نہیں ہو جاتا۔اور پھر اِسکی بنیاد پر اِنکا یہ دعویٰ کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام نے خدا پر جھوٹ باندھا لہٰذا یہ شریان (الوتین) کٹ گئی،بھی باطل نہیں ٹھہرتا؟"

الجواب:۔۔۔جناب نے جو تفصیل الوتین کے حوالہ سے لکھی ہے وہ تو میں اپنے مضمون میں بذریعہ دلائل قطعی طور پر جھوٹ اور بے بنیاد ثابت کر چکا ہوں۔لگتا ہے آپ نے جب یہ مضمون لکھا تھا تو آپ ہوش میں نہیں تھے۔وگرنہ الوتین کے حوالہ سے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے سورۃ الحاقہ کی آیت ۴۷ کا جو ترجمہ کیا ہے۔آپکے نام نہاد مصلح موعود کا یہ ترجمہ ہی الوتین کے حوالہ سے آپکے دعویٰ کو

جھوٹا ثابت کررہا ہے۔آپ ایسے پڑھے لکھے محمودیوں کا جب یہ حال ہے تو پھر لاعلم اوراَن پڑھ محمودیوں کے مذہبی علم کا کیا حال ہوگا؟؟

(۳)**قولہٗ**:۔۔۔''جب سچائی کھل جائے تو شریف النفس اِسے مان لیتے ہیں اورفضول کی تاویلات نہیں کرتے اور اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوکرمعذرت کرتے ہیں اورمعافی مانگتے ہیں۔''

الجواب:۔۔۔''واضح رہے کہ اگرکوئی نقطہ نظر یا دعویٰ غلط ثابت ہوجائے تو اِس پرنظرثانی کرنے میں تقویٰ شعار مومنوں کیلئے کوئی حرج کی بات نہیں ہے لیکن جماعت احمدیہ محمود نے اپنی مذہبی دوکان کوتحفظ دینے کیلئے نظرثانی کے اس دروازے کوسرے سے ہی بند کیا ہوا ہے ۔آپ کا مضمون توآپکی مذہبی لاعلمی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمدؑ نے سورۃ الحاقہ کی آیت ۴۷ کا جوترجمہ کیا ہے۔ کیا اس میں آپؑ نے الوتین کا ترجمہ رگ گردن نہیں کیا ہے؟اسی طرح حضرت خلیفہ اوّلؓ نے بھی الوتین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ۔۔''وتین: وہ رگ ہے جوقلب سے سرکوجاتی ہے۔''اسی طرح آپکے نام نہاد مصلح موعود نے بھی الوتین کا ترجمہ رگِ گردن کیا ہوا ہے۔ اَلْوَتِیْن کے حوالہ سے آپکا یہ دعویٰ (کہ اَلْوَتِیْن گردن میں نہیں ہوتی) تو مذکورہ بالا تینوں شخصیات کے اَلْوَتِیْن کے ترجمہ سے ہی غلط ثابت ہوگیا ہے۔

جناب مقبول احمد صاحب:۔معافی اورمعذرت توجماعت احمدیہ محمود اورآپ ایسے لوگوں کوکرنی چاہیے کیونکہ آپکے خودساختہ خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود تو اُنکے جون، جولائی ۱۹۰۸ء کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع شدہ اپنے مضمون سے ہی غلط ہوجاتا ہے جس میں اُنہوں نے مثیل مبارک احمد کے متعلق لکھا تھا کہ۔۔

''اِن اِلہامات سے یہ مراد نہ تھی کہ خود حضرت اقدسؑ سے لڑکا ہوگا بلکہ یہ مطلب تھا کہ آئندہ زمانہ میں ایک ایسا شخص تیری نسل سے پیدا ہوگا جوخدا کے نزدیک گویا تیرا ہی بیٹا ہوگا اور وہ علاوہ تیرے چار بیٹوں کے تیرا پانچواں بیٹا قرار دیا جائے گا۔جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اِبن داؤد کہلاتے ہیں ایسا ہی وہ آپ کا بیٹا کہلائے گا۔''

لیکن مقام افسوس ہے کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے حوالہ سے جماعت احمدیہ محمود اورآپ ایسے پڑھے لکھے اَن پڑھوں کا حال گل محمد جیسا ہے کہ۔۔۔''زمین جنبد نہ جنبد گل محمد''

(۴)**قولہٗ**:۔۔۔''آئیں اسلام کے اس بطل جلیل پرسلام بھیجیں جس نے اپنے عمل سے ثابت کردکھایا کہ وہ اسلام کے فتح نصیب جرنیل مرزا غلام احمد قادیانی کا وہی ذکی غلام اوروہی بیٹا ہے جس کا خدا کی طرف سے عطا کی گئی پیشگوئی مصلح موعود میں ذکر ہے۔''

الجواب:۔۔۔''جہاں تک موعود زکی غلام اور مصلح موعود کا تعلق ہے تو یہ وجود ملہم کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں کیا تھا تو پھر مرزا بشیرالدین محمود احمد یا ملہم کا کوئی اورلڑکا موعود زکی غلام یا مصلح موعود کس طرح ہوسکتا ہے؟اور اِس کا قطعی ثبوت زکی غلام کے حوالہ سے ملہم پرنازل ہونیوالے ۱۳ مبشر الہامات ہیں۔جہاں تک مرزا محمود احمد کے اسلام کے بطل جلیل ہونے کا تعلق ہے تو وہ اسلام کے بطل جلیل ہونے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودہ کے مطابق قیامت تک ظاہر ہونیوالے تیس (۳۰) دجالوں میں سے اپنے وقت

کے ایک عظیم دجال تھے۔ واضح رہے کہ اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ مثیل مبارک احمد (جو کہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں) ملہم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوئے تھے تو میں اُسے نہ صرف منہ مانگا انعام دوں گا بلکہ اپنے دعویٰ پر نظر ثانی کیلئے بھی تیار ہوں۔ اگر مرزا محمود احمد اسلام کے بطل جلیل تھے اور وہ وہی زکی غلام تھے جس کا الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں وعدہ دیا گیا تھا تو پھر جماعت احمدیہ محمود اور آپ میدان میں اُتر کر اور اس حقیقت کا ثبوت فراہم کر کے خاکسار سے منہ مانگا انعام کیوں حاصل نہیں کرتے؟؟ اتقوا اللہ۔ اتقوا اللہ۔

(۵) **قولہٗ**:۔۔۔ ''یہ ہے وہ مقام محمود جس پر خدا کی پیار کی نظر پڑتی ہے اور حاسد کی حسد کی نظر، جس کی وجہ سے کبھی وہ حاسد اس مقام محمود پر خنجر سے وار کرتا ہے تو کبھی لفظی دجل سے۔ یہ مقام محمود مسیح موعود کے ذکی غلام کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو''

الجواب:۔۔۔ ''جھوٹے دعوے مصلح موعود کرنے والے مفتری علی اللہ اور پھر اِس جرم کی وعید میں شہ رگ کٹوانے والے نام کے محمود تو ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقام محمود پر فائز ہونے والے ہرگز نہیں ہو سکتے؟؟ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے پیروکاروں (بنی اسرائیل) پر ظلم کرنیوالا کوئی نفس پرست بھیڑیا نہ زکی غلام ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ مقام محمود پر فائز ہو سکتا ہے۔ باقی جن لوگوں کی روح اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہوتی ہے وہ کبھی کذب بیانیاں نہیں کیا کرتے اور نہ ہی اُنکے قول و فعل میں تضاد ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ایسے لوگوں کو سمجھ دے اور پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے پولوس ثانی کے دجل سے باہر نکلنے کا حوصلہ اور توفیق بھی دے آمین۔

(۶) **قولہٗ**:۔۔۔ ''جسے خدا اپنی تائید و نصرت کی فعلی شہادت کیساتھ یہ کہے کہ عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً تو کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا کہ وہ جسمانی خنجر یا لفظی دجل کے خنجر سے اُسے اس مقام سے ہٹا سکے۔

''دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں''

الجواب:۔۔۔ ''اللہ تعالیٰ نے عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً کے الہامی الفاظ (سورۃ بنی اسرائیل آیت۔۸۰) اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو مخاطب کر کے فرمائے تھے اور آپ ﷺ ہی اِن الہامی الفاظ کے مخاطب اور مصداق ہیں۔ اور آپ ﷺ کو ہی مقام محمودیت پر فائز فرمایا گیا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں پندرہ سو سال سے برابر دنیا کے کروڑوں مسلمان دن رات آنحضرت ﷺ پر درود اور سلامتی بھیجتے ہیں۔ یہ ہے وہ مقام محمودیت جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اُمی نبی حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو فائز کیا ہے۔ جو انسان جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کیساتھ اپنی شہ رگ کٹوا بیٹھا ہو اور پھر وہ مدعی ساری زندگی اپنے مریدوں کی عزتیں لوٹتا رہا ہو۔ ایسا شخص مقام محمود پر فائز ہونے کی بجائے اپنے وقت کا دجال ہی ہو سکتا ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ وہ عظیم الشان روحانی ماں ہیں جس کی دُعا کی قبولیت کے نتیجہ میں آپکا وہ عظیم الشان روحانی فرزند موعود زکی غلام مسیح الزماں بطور نشان رحمت آپکی جماعت میں پیدا ہوا جس نے بلائے دمشق کے بانی اور اُسکے جانشینوں کے دجلوں اور فریبوں کے پرخچے اُڑا دیئے ہیں۔ وہ عرصہ ۲۲ سال سے میدان میں کھڑے ہو کر مرزا محمود احمد اینڈ کمپنی کو للکار رہا ہے لیکن محمودی اُس سے اپنے منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔

سبحان اللہ!! کیا عظیم الشان ماں اور کیا عظیم الشان اُس کا روحانی فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔

(۷) **قولہٗ**:۔۔۔''نوٹ: اس مضمون میں صرف ان لوگوں کے مخصوص اعتراض کا جواب دیا گیا ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام کی گردن حملہ کے نتیجے میں ظاہری وجسمانی طور پر ان کی رگ جان کٹی اور وہ اس طرح سورہ الحاقہ کی آیت کا شکار بنے۔''

الجواب:۔۔۔''بلاشبہ جماعت احمدیہ کے نام نہاد اور فریب کار دوسرے امام نے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحاقہ کی آیت میں مفتری علی اللہ کیلئے جو سزا مقرر کر چھوڑی ہے۔اِس وعید کے مطابق اِس مفتری کے اپنے حفاظتی انتظام اور بندوبست کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اُسکی شہ رگ کاٹ کر اُسے تاریخ مذہب میں ایک عبرت کا نشان بنا دیا ہے۔ ؎

جب کھل گئی سچائی پھر اِس کو مان لینا نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ ہدیٰ یہی ہے

(۸) **قولہٗ**:۔۔۔''اِن آیات (سورۃ الحاقہ کی آیات ۴۵ تا ۴۸۔ناقل) کا اصل مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے کا سلسلہ کبھی پنپ نہیں سکتا اور خدا خود جھوٹے سلسلہ پر ایسی موت وارد کرتا ہے جیسے کسی کی رگ جان کاٹ دی جائے،ان معنوں کی رو سے بھی جماعت احمدیہ اور اُنکی جماعت سچی ثابت ہوتی ہے جو کہ آج دنیا کے ۱۹۰ سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کی ایک پرامن اور منظم جماعت کے طور پر مشہور ہے جو خدا کے پیغام کو پھیلانے اور اس پر ہونے والے ہر حملہ کے دفاع کیلئے ہر دم تیار رہتی ہے۔''

الجواب:۔۔۔''سب سے پہلے تو جناب کو یہ یاد رہے کہ سورۃ الحاقہ کی آیات میں مفتری علی اللہ یا جھوٹے ملہم من اللہ کی سزا کا ذکر ہے اور جماعت احمدیہ نے ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں ایک جھوٹے کی قطع وتین کا یہ عبرت ناک منظر دیکھا ہوا ہے۔اور قطع وتین کے اس واقعہ نے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی تھی کہ سورۃ الحاقہ میں مذکورہ الْوَتِيْنَ سے متعلقہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے جھوٹے ملہم من اللہ کی رگِ گردن کاٹنے کی سزا کا ہی ذکر فرمایا ہوا ہے۔

(ثانیاً)۔جماعت احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی بجائے امام مہدی ومسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کا سلسلہ ہے۔ ہاں حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے موقعہ پر مرزا بشیر الدین محمود احمد نے مکر اور فریب کیساتھ احمدی امامت یا امارت کی صف لپیٹ کر امام مہدی ومسیح موعود کے اس سلسلہ پر قبضہ کیا تھا۔اور پھر آج تک حضرت امام مہدی ومسیح موعود کا یہ سلسلہ بلائے دمشق کے قبضہ میں چلا آرہا ہے ۔جماعت احمدیہ کا ۱۹۰ ممالک میں پھیلنا بھی افراد جماعت احمدیہ کی اجتماعی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔بلائے دمشق نے تو صرف چندوں اور نذرانوں کے نام پر غریب احمدیوں کا خون نچوڑا ہے۔وبس۔

(ثالثاً)۔جہاں تک خدا کے پیغام کو پھیلانے اور ہر حملہ کے دفاع کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں آپ کو واضح رہے کہ بلائے دمشق کے جو کرتا

دھرتا،نمائندے اور مولوی محمدی مریم کے روحانی فرزند دلبند گرامی ارجمند موعود زکی غلام مسیح الزماں کے آگے بھاگتے پھر رہے ہوں تو اُنہوں نے دنیا میں خدا کا پیغام کیا پھیلانا ہے اور کسی کے حملے کا دفاع کیا کرنا ہے؟؟ آپکو واضح رہے کہ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔

حاصل کلام:۔ احمدی بھائیوں اور دیگر قارئین کرام:۔واضح رہے کہ جناب مقبول احمد صاحب کا یہ دعویٰ ''کہ رگِ جان (الْوَتِیْن) گردن میں نہیں ہوتی'' خاکسار نے بذریعہ دلائل قطعی طور پر نہ صرف غلط بلکہ ایک سفید جھوٹ بھی ثابت کر دیا ہے۔

(ثانیاً)۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحاقہ کی آیات ۴۵ تا ۴۸ میں مفتری علی اللہ کیلئے قطع وتین کی جو عبرت ناک سزا مقرر فرمائی ہے۔اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰/مارچ ۱۹۵۴ء کو اپنی اسی وعید اور فرمودہ کے مطابق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے جھوٹے الہامی دعویٰ کی سزا کے طور پر اُسکی شہ رگ یعنی الوتین کو کاٹ کر اُسے عبرت کا نشان بنا دیا تھا۔ایک مقبول احمد کیا قیامت تک کوئی محمودی بھی اس عبرت ناک نشان اور واقعہ کو جھٹلا نہیں سکتا؟؟

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو! ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
غیر کیا جانے کہ غیرت اُس کی کیا دکھلائے گی خود بتائے گا اُنہیں وہ یار بتلانے کے دن
دن چڑھا ہے دُشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے اے مرے سورج دکھا اِس دیں کے چمکانے کے دن
اِک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں۔موعود مجدد صدی پانزدہم

مورخہ ۱۰/اکتوبر ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

امام جماعت احمدیہ پر رگ جان کٹنے کےباطل الزام کی ثبوت سے تردید:

تاریخ ہمیں بتاتی ہےکہ خدا،رسول ،اولیااللہ اور کوئ بھی ایسی شخصیت نہیں جس پر اعتراض نہ کیاگیاہو
اعتراضات کے جوابات بھی مختلف پیرائےمیں دئے جاتے رہےہیں کچھ جوابات ایسے ہوتےہیں جو اعتراض کی بنیاد ہی ختم کر دیتےہیں مثلاً اگر کوئ کہے کہ قرآن کی فلاں آیت کے مطابق جسم کے فلاں مخصوص حصہ پر وار ہونے کی وجہ سے اگر کسی کی موت واقع ہوجائے تو وہ جھوٹا ثابت ہوتاہے اور اس بات پر مصر ہوکہ فلاں شخص کےساتھ ایسا ہی ہواہےکہ اس کے فلاں حصہ پر وار ہوا اور اس سے اسکی موت واقع ہوگئ ہےتو یہ دیکھنا پڑے گا کہ واقعی ایسا ہوا تھا یا نہیں
اگر اس شخص کی گردن پر وار ہوا اور جسم کا وہ حصہ گردن میں تھا ہی نہیں بلکہ کسی اور جگہ تھا اور وہ حصہ اس وار سےمحفوظ رہا تو اعتراض کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے اس صورتحال میں اگر اعتراض کرنیوالا ہٹ دھرمی سے کام نہ لے تووہ اپنا اعتراض واپس لےلیگا اور فضول توجیہات میں پڑ کر اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع نہیں کریگا۔
اس چھوٹی سی تمہید کے بعد آئیں ایک مخصوص صورتحال کا جائزہ لیتے ہیں

قرآن میں خدا پر جھوٹ باندھنے والے کا انجام :

قرآن کریم کی سورۃ الحاقہ کی آیات 45 تا 47 میں جو ذکر ہے اسکا خلاصہ یہ ہےکہ اگر کوئ خدا پر جھوٹ باندھے کہ خدا نے اسے کچھ کہا ہے اور خدا نے ایسا نہ کہا ہو تو خدا اس کی رگ جان کو کاٹ دیتاہے

سورۃ الحاقہ کی آیات 45 تا 47 بمعہ ترجمہ یہ ہیں:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ

And if he had fabricated against Us some of the sayings,
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ

We would certainly have seized him by the right hand,
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ

Then We would certainly have cut off his aorta.

کچھ لوگ ان آیات کو جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ و مصلح موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسکی تفصیل کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نےخدا پر جھوٹ باندھاجس کے نتیجے میں آپ اس خدائی حکم کی زد میں آئے اور آپ کی گردن پر ہونے والے وار سے اس آیت میں بیان کردہ رگ کے کٹنے سے آپ فوت ہوئے
جب معترض بار بار اس ظاہری اور جسمانی وار پر اصرار کرے اور کہے کہ جسم کے اس حصے پر وار ہوا ہے جہاں یہ خون کی نالی موجود تھی اور اس کے کٹنے سے موت واقع ہوئ تو پھر اس کا جواب بھی اسی حوالہ سےدیاجاسکتاہے

تین سوالات

مندرجہ ذیل تین سوالات کے جوابات سے یہ مسئلہ باآسانی حل کیا جاسکتاہے

1- مذکورہ قرآنی آیت میں انسانی جسم کی کس شریان کا ذکر ہے؟
2-قرآن کی مذکورہ آیت میں بیان کردہ شریان جسم میں کہاں واقع ہے؟
3-کیا جسم کے اس حصے پر حملہ ہوا جہاں وہ شریان تھی؟

1- مذکورہ قرآنی آیت میں انسانی جسم کی کس شریان کا ذکر ہے؟

آیت قرآنی:ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ
پھر ہم یقیناً اُس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔

Quran:69:47

سورۃ الحاقہ آیت 47

عربی لغات سے مذکورہ شریان (وتین)کا تعین :

زیر بحث قرآنی آیت میں لفظ "الوتین" استعمال ہوا ہے
اب اس عربی لفظ کی تشریح عربی لغات میں دیکھتےہیں:
المنجد عربی کی ایک معیاری اور مشہور زمانہ لغت ہے,اس میں الوتین کی تعریف یوں کی گئ ہے:
"عرق فی القلب یجری منه الدمُ الی العروق کلّها"
"دل میں وہ شریان جس سےتمام شریانوں کو خون جاتاہے ہے"
قرآن کی ایک اور معیاری لغت Dictionary and Glossary of Quran by John Penrice میں وتین کو اس طرح بیان کیاگیاہے

Aorta or وتین the large artery which rises from upper part of the heart

اردو عربی لغت مختار الصحیح صفحہ 950 میں لکھاہے:
"الوتین:دل کے اندر ایک رگ،رگِ جان،اگر یہ کٹ جائے تو انسان کی موت واقع ہوتی ہے"
عربی اردو لغت المنجد میں لکھاہے:
"الوتین:دل کی رگ جس سےتمام رگوں میں خون جاتاہے"
قاموس الفاظ القرآن میں لکھا ہے
"الوتین: رگِ دل جو دل کے اوپر والے حصے سے اوپر ہوتی ہے کہتےہیں کہ وہ انسانی ذندگی کی بقا اسی رگ پر ہے"

Arabic English dictionary by Hava, J.G

میں یہ لکھاہے:
"وتین:Aorta, artery of the heart"

"Vocabulary of Holy Quran" by A. A Nadvi

میں لکھا ہے

"الوتین:the main artery of the heart which rises from the upper part of it. It is said that life depends on the existence of this artery
"

اگر آپ Translate.google.com میں انگریزی خانے میں aorta لکھیں اور اسکا عربی ترجمہ دیکھیں تو اس میں آپ کو "الوتین" ملےگا

عربی میں Aorta کے الوتین کے علاوہ اور بھی نام ہیں

اور Aorta پر عربی کے اس مضمون کی یہ سطر ان سب ناموں کو بخوبی بیان کرتی ہے:

"الشريان الأبهر أو الأورطي ويسمى أدبياً الوتين"

https://ar.m.wikipedia.org/wiki/أبهر_(شريان)

یعنی Aortaکے یہ نام ہیں: الشريان الأبهر، الأورطي، الوتين

2-قرآن کی مذکورہ آیت میں بیان کردہ شریان جسم میں کہاں واقع ہے؟

اب جبکہ قرآن میں مذکور اس شریان کا لغت کے لحاظ سے تعین ہوگیا تو آئیں علم الابدان کی مدد سے اس شریان کا جسم میں تعین کرتے ہیں

Aorta کے بارے میں اس عبارت سے کچھ اندازہ لگایا جا سکتاہے

Aorta:"

The largest artery in the body, the aorta arises from the left ventricle of the heart, goes up (ascends) a little ways, bends over (arches), then goes down (descends) through the chest and through the abdomen to where ends by dividing into two arteries called the common iliac arteries that go to the legs"

http://www.medicinenet.com/script/main/mobileart.asp?articlekey=2295

یہاں یہ بالکل ذکر نہیں کہ Aorta یا الوتین neck یا گردن میں ہوتی ہے

طب کا ایک ادنی طالب ہونے کے ناطے Aorta یا الوتین کے بارے میں سادہ لفظوں میں کچھ عرض کرنا مناسب سمجھتاہوں

Aorta یا الوتین جسم کی سب سے بڑی شریان ہےجو دل سے نکل کر سینہ سے ہوتی ہوئ پیٹ کےنچلےحصہ میں ختم ہوتی ہے اور پورےجسم کو آکسیجن سےبھر پور خون مہیا کرتی ہے یہ گردن میں موجود نہیں ہوتی

نظام قدرت نے دل ،اس سے نکلنے والی اہم اور سب سے بڑی شریان الوتین اور پھیپھڑوں جیسے اہم اعضاً کو سینہ میں نہایت محفوظ پنجرہ میں رکھاہے،یہ پنجرہ سینہ کے سامنے ایک عمودی سخت ہڈی (sternum) اور اس سے جڑی پسلیوں سے بنتا ہے یہ پسلیاں پچھلی جانب ریڑھ کی ہڈی سے جڑی ہوتی ہیں ان پسلیوں کے درمیان پٹھے ہوتےہیں جو حفاظت میں مزید اضافہ کرتے ہیں , انگریزی میں لفظ sternکسی چیز کی سختی یا مظبوطی بیان کرنے کیلئے بھی استعمال ہوتاہے اور sternumایک نہایت مظبوط ہڈی ہوتی ہے

Aorta (الوتین) دل سے نکلنے کے بعد ذرا سا اوپر کی جانب جاتاہے اور پھر وہاں سے کروی انداز میں مڑکر سینہ میں سیدھا نیچے کی جانب جاتاہے اس دوران یہ ذیادہ سے ذیادہ سینہ کے تیسرے مہرے سے اوپر نہیں جاتا

گردن میں سات مہرےہوتے ہیں اور انہیں cervical vertebrae کہا جاتاہے اور گردن کے آخری یعنی ساتویں مہرے کے بعد سینے کے مہرے شروع ہوتےہیں جو تعداد میں بارہ ہوتے ہیں اور انہیں Thoracic vertebrae کہا جاتاہے

Aorta عموماً گردن سے بہت نیچے سینے کے تیسرے مہرے (T3) کے لیول پر یا اس لیول سےنیچے واقع ہوتاہے

یہ تصاویر Aorta اور اس سے متعلق بیان کی گئ باتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں، دیکھیں خالق کائنات نے ذندگی کے اہم اعضاً کی حفاظت کا کیسا اعلیٰ انتظام کیاہے،لیکن یہی خالق کہتاہے کہ اگر میں تہس نہس کرنا چاہوں تو محفوظ ترین چیز بھی میرے ہاتھ سے نہیں بچ سکتی

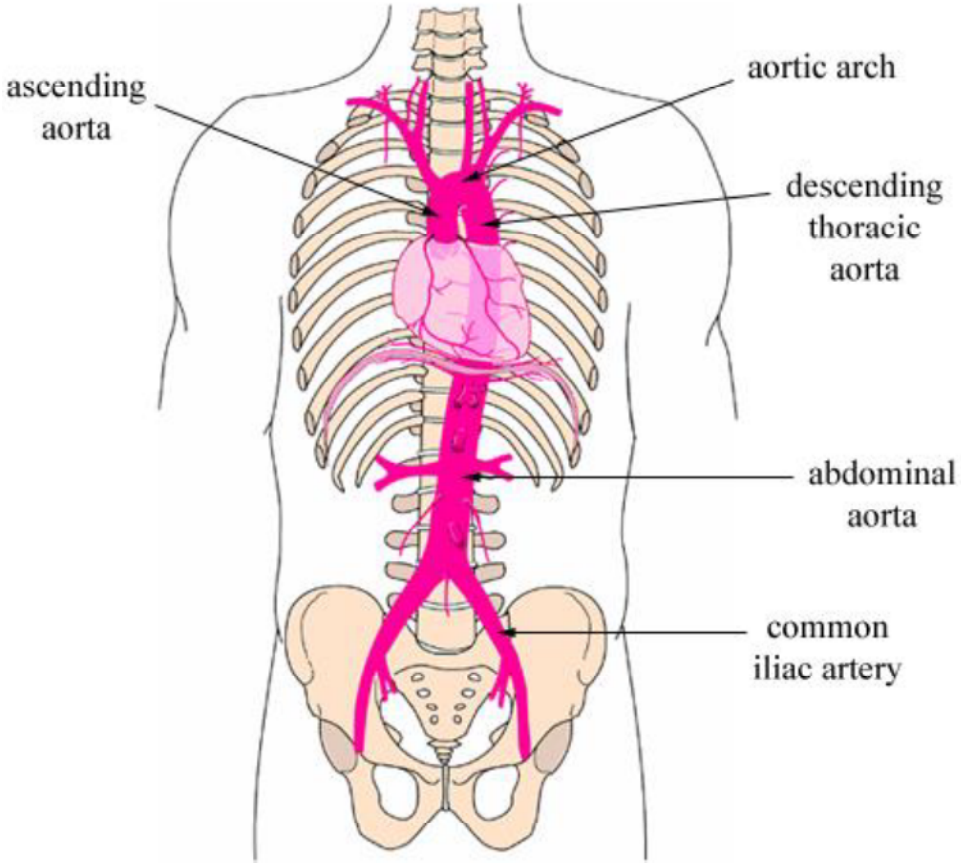

Source: http://www.cts.usc.edu/zglossary-aorta.html

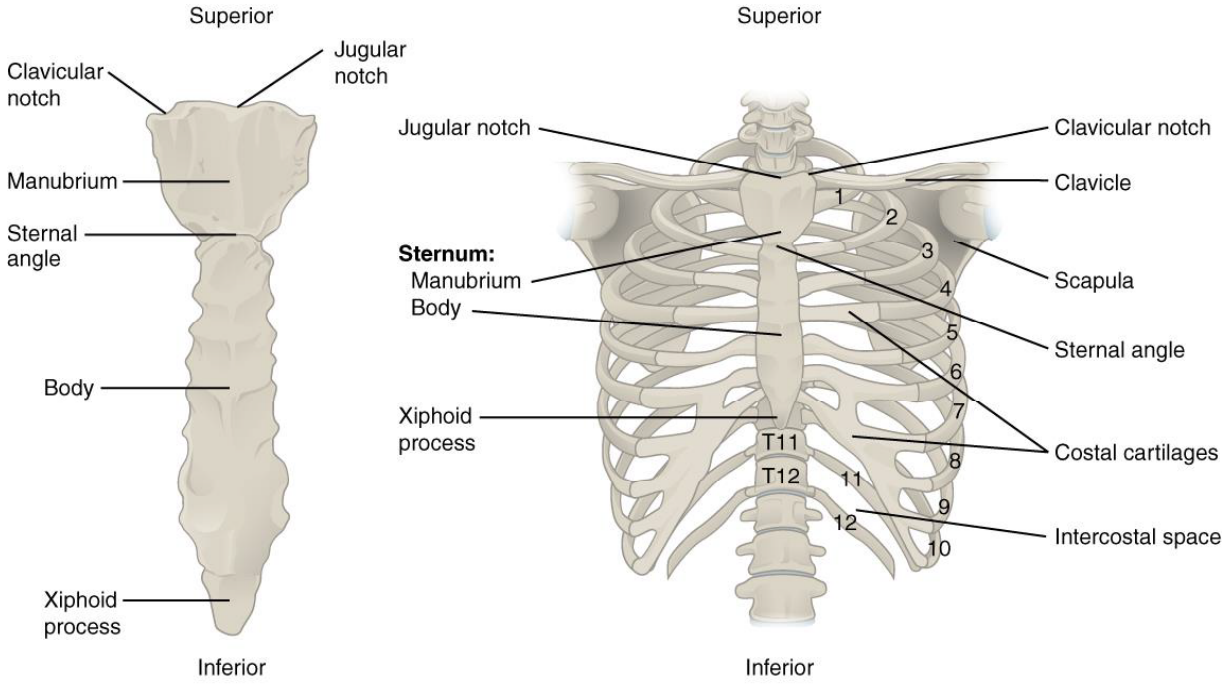

Source: commons.wikimedia.org

اگر کسی شخص کا علم طب سے تعلق نہ بھی ہو تو بھی وہ آسانی سے اس بات کو سمجھ سکتاہے کہ اوپر بیان شدہ حفاظتی حصار میں دل اور اس سے نکلنے والی بڑی شریان Aorta کو باہر سے چاقو/خنجر کے وار سے متاثر کرنا آسان نہیں اور اگر خنجر یا چاقو کی شدت اتنی ہو کہ وہ دل کی اس بڑی شریان تک پہنچ کر اس کو کاٹ دے تو بچنا بہت مشکل ہوتاہے

یہ سب باتیں نہ صرف ایک عام عقل رکھنے والا بآسانی سمجھ سکتاہے بلکہ طب کے طالب علم اور ماہرین اس سے انکار نہیں کرسکتے،اگر اس بارے میں کسی کو کوئ شک ہو تو وہ اس معلومات کے دور میں انٹرنیٹ پر موجود معیاری معلومات سےتصدیق کر سکتاہے

3-کیا جسم کے اس حصے پر حملہ ہوا جہاں وہ شریان (الوتین) تھی؟

آئیں اس سوال کا جواب اس شخص یعنی جماعت احمدیہ کے دوسرے امام کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں جس پر وار کیاگیا

امام جماعت احمدیہ نے اپنے پر حملہ سے کچھ دیر بعد اپنے ہاتھ سے درج ذیل برقی پیغام جماعت احمدیہ کے لیےء تحریر فرمایا

حضرت مُصلح موعودؓ کا ایمان افروز پیغام

جماعتِ احمدیہ کے اولوالعزم امام حضرت مصلح موعودؓ نے قاتلانہ حملہ کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ۱۰ مارچ کی رات کو جماعتِ احمدیہ کے نام اپنے قلم مُبارک سے حسب ذیل برقی پیغام بزبان انگریزی تحریر فرمایا جو اخبار "المصلح" کراچی کی ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

'Almuslih Karachi'

"Brethren you have heard about the attack made upon me by an ignorant enemy. May God open these peoples' eyes and make them understand their duty towards Islam and Holy Prophet. My brethren pray to God that if my hour has come Allah may give my soul peace and bestow His blessings. Also pray that God through His bounty may give you a leader better suited to the job than I was. I have loved you always better than my wives and children and was always ready to sacrifice every one near and dear to me to the cause of Islam and Ahmadiyyt. I expect from you and your coming generations also to be so for all times God be with you.

Wassalam

Mirza Mahmud Ahmad

حضرت مصلح موعودؓ کا حملے کے بعد رقم فرمودہ انگریزی پیغام

Alcommallah Karachi

Brotheren you have heard
about the attack made
upon me by an ignorant
enemy stop may God open these
peoples eyes & make them
understand their duty towards
Islam & holy Prophet stop
my Brotheren pray to God
that it may soon become

Allah
~~the~~ may give my soul peace

& ~~He~~ bestow His blessings

~~to~~ also pray that

God through His bounty

may give you a leader better

suited to the job than I

was able I have loved

you always better than

my wives & children & was

always ready to sacrifice

every one near & dear to me to the cause

of Islam & Ahmadiyat

stop I expect from you

& your coming generation

also & to be so for all times

God be with you

Wassalam

Mirza Mahmud

Ahmad

10½ - - - -

پھر کچھ ماہ بعد اسی سال جماعت احمدیہ کے مرکزی جلسہ سالانہ پر جماعت احمدیہ کے اسی دوسرے امام نے اپنے خطاب میں اس حملہ کی مکمل تفصیلات بیان فرمائیں

ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مُصلح موعودؓ کا حقیقت افروز بیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے سالانہ جلسہ ۱۹۵۴ء پر اس حادثہ عظمیٰ کی تفصیل پر بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالی تھی جو حضور ہی کے مبارک الفاظ میں درج ذیل ہے فرمایا :۔

"مارچ (۱۹۵۴ء) کی دس تاریخ کا واقعہ ہے۔ کہ میں عصر کی نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ نماز پڑھ کے

جس وقت میں باہر نکلنے لگا۔ اور دروازہ کے پاس پہنچا۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرا ایک پیر باہر آگیا تھا۔ یا نہیں آیا تھا۔ مگر بہرحال میں دروازہ کی دہلیز کے پاس کھڑا تھا۔ کہ پیچھے سے کسی شخص نے مجھ پر حملہ کیا۔ وہ حملہ اس شدت سے تھا اور ایسا اچانک تھا۔ اور پھر چونکہ وہ حملہ سر کے پاس کیا گیا تھا۔ یک دم میرے حواس پر اس کا اثر پڑا۔ اور مجھے یہ نہیں محسوس ہوا کہ کیا ہوا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ جیسے کوئی بڑا پتھر یا دیوار آگری ہے اور اس پتھر یا دیوار کی وجہ سے میرے حواس مختل سے ہو گئے ہیں۔ اس وقت میں اپنے ذہن میں یہ نہیں سمجھتا تھا۔ کہ زلزلہ آگیا ہے یا کیا ہوا ہے۔ بس مجھے یہ سمجھ آتی تھی۔ کہ کوئی بڑی سل میری گردن پر آکے پڑی ہے لیکن ایک حس شعوری ہوتی ہے۔ اور ایک غیر شعوری ہوتی ہے۔ غیر شعوری حس کے ماتحت میں نے اُس جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ جس جگہ پر چوٹ تھی۔ پھر مجھے اِتنا یاد ہے کہ مجھے یہ دھندلکا سا معلوم ہوا۔ کہ میں گر رہا ہوں۔ اور مجھے کوئی شخص سہارا دے رہا ہے۔ چنانچہ جو پہرہ دار تھا۔ اُس نے مجھے گرتے ہوئے دیکھ کر۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس کو پتہ لگ گیا تھا کہ کسی نے حملہ کیا ہے یا اُس کو بھی نہیں پتہ تھا۔ بہرحال اس نے یہ دیکھ کر کہ یہ گر رہے ہیں۔ وہ میرے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور اُس نے اپنا سینہ لگا کے ہاتھ سے مجھے سنبھال لیا۔ اُس وقت مجھے یہ یاد ہے کہ مجھے یوں معلوم ہوا جیسے اس کے کان پر کوئی زخم ہے اور میں یہ سمجھنے لگا۔ کہ شاید وہی پتھر یا سِل جو گری ہے وہ اس کو بھی لگی ہے۔ اور اس کی وجہ سے اُسے یہاں زخم آیا ہے۔ اس اثر کے بعد اس نے مجھے سہارا دیکر باہر کھینچا یا میں دھکّے میں باہر آگیا۔ بہرحال مجھے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ جو پتھر گرا ہے اس کے دھکّے کی رَو میں مَیں نکل کے باہر آگیا ہوں۔ مسجد کے آگے جو دو تین سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ ان کے اوپر دھکّے کے زور میں یا اُس کے کھینچنے سے (شاید اُس نے مجھے بچانا چاہا) میرا ایک پَیر دیوار کے پَرے چلا گیا۔ اور ایک ادھر رہ گیا۔ وہ حالت ایسی تھی۔ کہ اگر اس وقت وہ شخص دوبارہ حملہ کرتا۔ تو میں وہاں سے ہل بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اس دھکّے میں ایک دیوار میری لاتوں کے درمیان تھی اور ایک ٹانگ نیچے اُتری ہوئی تھی۔ اور ایک ٹانگ سیڑھیوں کے اُوپر تھی۔ خیر اتنے میں کچھ لوگ اندر سے باہر نکل آئے اور انہوں نے کھینچ کر مجھے باہر کیا۔ مگر میں ابھی تک اسی احساس کے نیچے تھا۔ کہ شاید کوئی پتھر گرا ہے۔ یا دیوار گری ہے یا خبر نہیں کیا ہوا ہے مگر یہ مجھے محسوس ہوتا تھا۔ کہ ہاتھ میں نے چوٹ کی جگہ پر رکھا ہوا ہے۔ یہ مجھے نہیں پتہ لگتا تھا۔ کہ میں نے ہاتھ کیوں رکھا ہوا ہے اتنے میں اندر سے دوسرے دروازہ میں سے کچھ نمازی نکل کر باہر آگئے۔ اور وہ میرے سامنے کھڑے ہو گئے ابھی تک کوئی چیز مجھے پوری نظر نہیں آتی تھی۔ ان کے چہرے بھی دھندلکے سے نظر آرہے تھے۔ بہرحال

مولوی ابوالعطاء صاحب مجھے نظر آئے۔ تو مَیں نے کہا مولوی صاحب ہُوا کیا؟ یعنی میں ابھی یہ سمجھے ہی نہیں تھا کہ مجھ پر حملہ ہوا ہے بلکہ میں یہ سمجھتا تھا کہ کوئی پتھر گرا ہے یا زلزلہ آگیا ہے یا معلوم نہیں کیا بات ہوئی ہے اور مَیں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا ہوا ہے یہ دیوار اتفاقاً گری ہے یا زلزلہ آیا ہے یا کیا ہوا ہے۔ اس پر انہوں نے اور بعض دوسرے ساتھیوں نے کہا کہ آپ پر کسی شخص نے حملہ کیا ہے۔ مَیں نے کہا اچھا مجھ پر حملہ کیا گیا ہے اُسوقت مجھے احساس ہوا کہ شاید مَیں نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھا ہُوا ہے۔ چنانچہ میں نے جب ہاتھ دیکھا تو سارا ہاتھ خُون سے بھرا ہُوا تھا۔ اتفاقاً کسی کو گھر میں خیال آیا اور اس نے لاہور میں میرے لڑکے مرزا ناصر احمد کو فون کر دیا کہ اس طرح حملہ ہُوا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے مرزا مظفر احمد کو بتایا جو میرا داماد بھی ہے اور بھتیجا بھی ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر (ہم نے تو نہیں کہا تھا اور نہ ہمیں خیال تھا) ایک ڈاکٹر کو کہا کہ تم وہاں چلو اور چل کر دیکھو۔ ڈاکٹر امیر الدّین صاحب جو لاہور کے سرجن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل کالج کے یونیورسٹی کے امتحانات ہو رہے ہیں اور کل میں نے لڑکوں کا امتحان لینا ہے۔ اس لئے میں نہیں جا سکتا۔ پھر انہوں نے ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب سے کہا اور وہ ان کو لے کر آ گئے۔ ان کے ساتھ بعض دوسرے ڈاکٹر بھی آ گئے مثلاً ڈاکٹر مسعود صاحب پہنچ گئے۔ ڈاکٹر محمود اختر صاحب جو قاضی فیملی میں سے ہیں۔ (مسعود احمد صاحب بھی قاضی فیملی میں سے ہی ہیں) وہ بھی پہنچ گئے۔ یہ میو ہسپتال میں کلو فارم دینے پر افسر مقرر ہیں۔ ڈاکٹر یعقوب صاحب غالباً ان سے پہلے آ چکے تھے اور وہ گر بھی گئے تھے۔ شیخ بشیر احمد صاحب ڈاکٹر صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور سے آ رہے تھے۔ گھبراہٹ میں انہوں نے شاید موٹر تیز چلوا دیا۔ تو موٹر گر گیا۔ جس کی وجہ سے یہ سارے زخمی ہوئے اور قریباً ہر ایک کی ہڈیوں کو ضرب پہنچی کسی کی کہنی کی ہڈی ٹوٹی اور کسی کی سینے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بہرحال ڈاکٹروں نے زخم کو دیکھا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے نزدیک تو اس کا پھر اپریشن کرنا پڑے گا۔ مَیں نے کہا مجھے اتنی کوفت ہو چکی ہے۔ اور اب رات کے ایک بجے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ اگر آپ صبح تک انتظار کر سکیں تو کیا حرج ہے وہ گئے کہ اچھا مشورہ کر کے بتاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر مسعود صاحب میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب کہتے ہیں کہ گردن پر ورم ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر خون جاری ہے اور کوئی رگ پھٹی ہوئی ہے۔ اس لئے صبح تک انتظار کرنا خطرناک ہے۔ اگر اور انتظار کیا گیا تو خُون میں زہر پیدا ہو جائے گا۔ اور انہیں اصرار ہے کہ اپریشن ابھی ہونا چاہیئے چاہے رات کے وقت تکلیف بھی ہوگی۔ لیکن اپریشن ضرور کرنا پڑے گا۔ چنانچہ میں اس پر راضی ہو گیا۔ کہنے لگے بیہوش کیا جائے۔ میں نے کہا مجھے بے ہوش نہ کریں۔ یونہی اپریشن کر دیں خدا تعالیٰ توفیق دے گا۔ اور میں اس کو

برداشت کروں گا چنانچہ ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب آئے، اور خراب آدھ سیکہ لگوا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ بارہ منٹ تک انہوں نے اپریشن کیا۔ صفائی کی اور خون کے لوتھڑے نکالے۔ انہوں نے بعد میں بتایا کہ حملہ سے ایک بڑا عصبہ کٹ گیا ہے۔ دو درمیانی سائز کی خون کی رگیں کٹ گئی ہیں، اور سوا دو انچ گہرا اور سوا دو انچ لمبا عضلات کا کٹ گیا ہے۔ بہرحال کوئی ایک گھنٹہ بارہ منٹ کام کرنے کے بعد وہ فارغ ہوئے اور صبح چلے گئے۔ دوسرے دن گردن وغیرہ کی درد کی تکلیف رہی اور چونکہ میں گردن کو ہلا نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ایک تکیہ ایسا بنا دیا گیا جس کے بیچ میں شگاف کر دیا گیا تاکہ زخم کی جگہ تکیہ پر نہ لگے۔ بہرحال آج کل حفظانِ صحت کے جو قوانین مقرر ہیں۔ ان کے لحاظ سے ایک عرصہ مقررہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے آرام دے دیا۔ پورا آرام تو کوئی بائیس تئیس دن میں آیا۔ لیکن زخم کے ٹانکے شاید آٹھویں یا دسویں دن کھول دیئے گئے۔ خون کے متعلق بھی دوستوں نے بتایا کہ جہاں تک آپ آئے ہیں۔ وہاں تمام جگہ پر جیسے خون کے چھپڑ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اچھے خاصے چھپڑ بنے ہوئے تھے۔

وہ لباس جس پر خون لگا ہوا ہے ہم نے اب تک رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کے نشانوں کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ حکومت کی طرف سے ان دنوں بڑی ہمدردی کا اظہار ہوا۔ خود گورنر صاحب کی طرف سے بھی ہمدردی کی گئی۔ وزیر اعظم صاحب کی طرف سے ایک دفعہ دوسرے نے اور پھر انہوں نے خود بھی فون کر کے بات کی۔ اسی طرح کمشنر صاحب بھی آئے۔ ڈی۔ آئی۔ جی بھی آئے۔ ڈپٹی کمشنر بھی آئے سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی آئے لیکن حکومتِ ضلع کی مصلحت یہی معلوم ہوتی تھی۔ کہ اس معاملے کو رفع دفع کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک موقع پر ایک بالا افسر نے اس خیال کا اظہار بھی کیا ایسے مقدمات میں پولیس کی طرف سے عموماً عدالت میں کپڑے بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ایک شہادت ہوتے ہیں۔ کہ دیکھو یہ خون سے لتھڑے ہوئے ہیں۔ اور ان سے پتہ لگ جاتا ہے کہ زخم کس حد تک تھا۔ مگر ہم نے پولیس نے پہلے خود کپڑے مانگے۔ لیکن جب پیشی[1] کا وقت آیا۔ تو باوجود ان کو کہلا کے بھیجنے کے کہ کپڑے منگوا لیں۔ انہوں نے نہیں منگوائے (گواہوں نے اب یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ کپڑے اس وقت پیش ہوتے ہیں۔ جب ان کے اندر سے زخم لگے۔ میں تو قانون دان نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر یہ ہے تو پہلے ان کا آدمی کپڑے مانگنے کیوں

---

[1] اس سلسلہ میں ۱۲ مئی ۱۹۵۴ء کو حضور کا بیان لائلپور عدالت میں ہوا۔

آیا تھا اس طرح وہ چادر جس میں کہا جاتا ہے کہ ملزم چاقو چھپا کر بیٹھا تھا وہ بھی پولیس نے پیش نہیں کی۔ یہ قانون ہے (شاید بعض لوگ نہیں جانتے ہوں گے) کہ ایسے فوجداری مقدمات میں گورنمنٹ مدعی ہوتی ہے۔ خود مضروب کا کوئی حق نہیں ہوا کرتا۔ کہ وہ بیچ میں بولے یا بلوا سکے۔ بہرحال وہ چادر بھی نہیں پیش کی گئی جس کی وجہ سے مجسٹریٹ نے احمدی گواہوں پر شبہ کا اظہار کیا اور لکھا کہ اگر کوئی چادر تھی تو وہ پیش کیوں نہیں کی گئی۔ حالانکہ چادر پیش کرنا نہ کرنا پولیس کا کام تھا۔ ہمارے اختیار میں یہ بات نہ تھی۔ اس دوران میں ڈاکٹر کئی دفعہ آتے رہے۔ انہی دنوں اس حملہ کے اثر کے نیچے یہ بھی ہوا کہ مجھے عارضی طور پر ذیابیطس کی شکایت ہوگئی۔ ڈاکٹر پیشاب ٹیسٹ کرتے رہتے تھے تاکہ کوئی خرابی ہو تو پتہ لگ جائے۔ ایک دن جو پیشاب ٹیسٹ کرایا تو معلوم ہوا کہ اسکے اندر شکر آتی ہے مگر ڈاکٹروں نے کہا۔ ابھی آٹھ دس دن تک آپ نہ گھبرائیں اگر تو یہ تکلیف زخم کی وجہ سے ہوئی ہے اور ایسا ہو جاتا ہے۔ تو آٹھ دس دن کے بعد ہٹ جائے گی۔ اور اگر زخم کی وجہ سے نہ ہوئی تو ہم علاج کا فکر کریں گے۔ اتنی دیر تک علاج کے فکر کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ دس بارہ دن کے بعد یہ تکلیف خدا تعالیٰ کے فضل سے ہٹ گئی اور پتہ لگ گیا کہ یہ صرف زخم کی شدت کی وجہ سے تھی۔ خود اصل بیماری نہیں تھی۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ یہ زخم کی تکلیف آپ کو چھ مہینے تک چلے گی۔ پہلے تین مہینوں میں تو آپ کو زخم کا آرام معلوم ہونا شروع ہوگا۔ لیکن تین مہینے کے بعد یہ تکلیف بڑھنی شروع ہو جائے گی۔ اور وہ نرو (Nerve) جو کٹ گیا ہے وہ اندر کسی جگہ پر اپنی جگہ بنائے گا۔ اور کسی دوسرے نرو سے جڑنے کی کوشش کرے گا۔ جب وہ اس طرف کو چلے گا۔ تو اس سے آپ کو گھبراہٹ ہوگی! اور یوں معلوم ہوگا کہ اندر کوئی چیز حرکت کرتی ہے غرض مجھے انہوں نے پہلے سے کہہ دیا تھا۔ مگر اتفاق کی بات ہے۔ بعض دفعہ تشویش مقدر ہوتی ہے قریباً چھ مہینے تک جو انہوں نے وقفہ بتایا تھا۔ اس میں مجھے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی۔ صرف چھوٹی چھوٹی حرکت ہوتی تھی۔ لیکن چھٹے ماہ کے آخر میں اس قدر شدید تکلیف ہوئی کہ بعض دفعہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مینڈک اندر کود رہا ہے اور چھلانگیں مارتا ہوا آگے جا رہا ہے۔ اور باوجود جاننے کے گھبراہٹ پیدا ہو جاتی۔ ڈاکٹروں سے پوچھا گیا کہ یہ کیا بات ہے تو کراچی کے سرجن نے کہا کہ یہ تکلیف اس سے پہلے ہونی چاہیئے تھی۔ اور اب تک آرام آجانا چاہیئے تھا۔ مگر ممکن ہے بڑی عمر کی وجہ سے اندمال کا وقت پیچھے ہو گیا ہو۔ اس لئے ایک ماہ تک انتظار کریں۔ اگر طبعی عارضہ ہوا تو یہ تکلیف ہٹ جائے

گی۔ ورنہ پھر غور کیا جائے گا کہ اس نئی تکلیف کا نیا سبب کیا ہے پھر لاہور آکر سرجن کو دکھایا گیا۔ اور وہاں کے ڈاکٹر نے بھی پہلی ہی رائے ظاہر کی۔ بہرحال دو مہینے یہ تکلیف جاری رہی۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے دب گئی۔ اب مجھے سر کے اس حصّہ میں نسبتاً حس بھی محسوس ہوتی ہے۔ اور گردن کو ٹیڑھا کرنے سے جو پہلے یکدم جھٹکہ سا محسوس ہوتا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کسی نے سر میں ہتھوڑا مارا ہے۔ وہ حالت بھی جاتی رہی ہے اور وہ جو اندر کوئی چیز زور سے حرکت کرتی معلوم ہوتی تھی۔ جیسے کوئی جانور کود رہا ہے یا ناچ رہا ہے وہ بھی جاتی رہی ہے۔ بہرحال اب ایسی حالت ہے کہ اکثر اوقات میں سمجھتا ہوں کہ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔ گو کوئی کوئی وقت ایسا بھی آجاتا ہے۔ جب مجھے احساس ہوتا ہے کہ شاید کوئی بیماری ہو۔

بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک بلا آئی۔ بڑی شکل میں آئی۔ بہت بُری شکل میں آئی اور پھر چلی گئی۔ اصل میں تمام امور انجام کے لحاظ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انجام اچھا کر دیا مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ یُوں تو ہم فصدیں کرواتے نہیں۔ ممکن ہے خدا تعالےٰ کے نزدیک خون نکالنا اچھا ہو۔ اس نے یہ ذریعہ پیدا کر دیا۔ کہ چلو انہوں نے فصدیں نہیں نکلوائی۔ ہم اس طرح ہی فاسد خُون نکال دیتے ہیں۔ مگر میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو بھی واقعہ ہُوا حملہ کرنے والے کی نیت بہرحال مجھے مارنے کی تھی۔ خود عدالت میں اس نے اقرار کیا ہے کہ میں اسی نیّت سے آیا تھا کہ ان کو ماروں۔ مگر یہ سیدھی بات ہے کہ جس نے بھی مجھے مارنا چاہا تھا اُس نے مجھے نہیں مارنا چاہا تھا۔ بلکہ اپنے خیال میں احمدیت کو مارنا چاہا تھا اور یہ چیز ایسی ہے۔ جس کے متعلق میرا مذہبی فرض ہے کہ میں دُنیا کو بتا دوں کہ احمدیت کا میری زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو دنیا نے یہ سمجھا تھا کہ احمدیت ختم ہو گئی۔ مگر پھر احمدیت اس سے بھی آگے نکل گئی۔ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہوں نے سمجھا بس یہ بڑھا ان میں عقلمند تھا۔ اب یہ ختم ہیں۔ پھر جب میں خلیفہ ہُوا۔ تو لوگوں نے کہا ایک بچّے کے ہاتھ میں خلافت آگئی ہے مگر وہ بچّہ آج بوڑھا ہے اور احمدیت آج جوانی کی طرف جا رہی ہے نہ اس کے بچپن نے احمدیت کو نقصان پہنچایا اور نہ اس کا بڑھاپا احمدیت کو کوئی نقصان پہنچائے گا۔ دُنیا کتنی بھی کوشش کرلے احمدیت کا پودا بڑھے گا۔ بڑھتا جائے گا۔ ترقی کرتا جائے گا۔ آسمان تک جا پہنچے گا۔ یہاں تک کہ زمین اور آسمان کو پھر اسی طرح ملا دے گا جس طرح

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں ہُوا تھا۔

دیکھو ہمارے ہاں فارسی کی ایک ضرب المثل مشہُور ہے کہ ؎

خدا شرے برانگیزد کہ خیرِ ما در آں باشد

یعنی خُدا تعالیٰ بعض دفعہ کوئی شر پیدا کرتا ہے لیکن اس میں ہمارے لئے خیر مقصُود ہوتی ہے۔ اب دیکھو یہ واقعہ گزرا تو ظاہر میں اس وقت ہم بھی گھبرائے۔ بیمار تو تکلیف پاتا ہی ہے اس کو آخر دکھ پہنچتا ہے۔ باقی جماعت کو بھی ایک صدمہ پہنچا۔ لیکن یہ کتنا بڑا نشان ہے کہ جس وقت میں خلیفہ ہُوا اور لوگوں نے حضرت صاحب کے الہام ٹٹولے تو ان میں سے ایک الہام "فضلِ عمر" بھی انہوں نے پیش کرنا شروع کیا۔ کہ دیکھو یہ دوسرے خلیفہ ہوئے ہیں اور ان کے لئے الہام ہے "فضلِ عمر" پیغامیوں نے اس پر خُوب ہنسی اڑائی کہ لو جی یہ "فضلِ عمر" بن گئے ہیں۔ اب یہ جو تمہارا خلیفہ بننے کا سوال تھا۔ یہ تو تمہارے ہاتھ کا ایک فعل تھا۔ بے شک قرآن یہی کہتا ہے کہ میں خلیفہ بناتا ہوں۔ مگر بنواتا تو آدمیوں کے ہاتھ سے ہے اور جو چیز آدمیوں کے ہاتھ سے بنوائی جاتی ہے۔ وہ کوئی دلیل لوگوں کے سامنے نہیں ہوتی تم یہ کہتے کہ دیکھو حضرت صاحب نے کہا تھا "فضلِ عمر" اور یہ دوسرے خلیفہ بن گئے تو بڑی کھینچ تان کے بعد دلیلیں نکالنی پڑتیں کہ اب تک زندہ رہنے کی کونسی صُورت تھی اور کون اس پر یقین رکھ سکتا تھا۔ یہ ذرا پیچیدہ باتیں ہیں۔ دُشمن کا سیدھا جواب یہ تھا کہ تم نے ان کو دُوسرا خلیفہ بنا دیا۔ اب لگے ہوا الہام چسپاں کرنے تُم نے آپ خلیفہ بنایا ہے لیکن یہ چیز خُدا تعالیٰ نے ایسی پیدا کی جو تمہارے ہاتھوں سے نہیں ہوئی۔ تمہارے مخالف کے ہاتھوں سے ہوئی۔ (۱) جس دن مجھ پر حملہ کیا گیا۔ اسی دن حضرت عُمرؓ پر حملہ کیا گیا تھا یعنی بُدھ کے دن۔ (۲) جس طرح ایک غیر عقیدہ[1] شخص نے حضرت عمرؓ پر حملہ کیا تھا۔ اسی طرح ایک غیر عقیدہ شخص نے مجھ پر حملہ کیا۔ (۳) جس طرح مسجد میں حضرت عُمرؓ پر حملہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح مسجد میں مجھ پر حملہ کیا گیا (۴) جس طرح نماز کے وقت میں حضرت عُمرؓ پر حملہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح نماز کے وقت میں مجھ پر حملہ کیا گیا۔ (۵) جس طرح پیچھے سے آکر دُشمن نے حضرت عُمرؓ پر حملہ کیا تھا۔ اسی طرح پیچھے سے آکر مجھ پر حملہ کیا گیا۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ان پر صُبح کے وقت حملہ ہُوا اور مجھ پر عصر کے وقت حملہ ہُوا۔ لیکن جو قرآن شریف کی تفسیریں

---

[1] ابولولو غُلام

پڑھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ قرآن شریف میں جو صلوٰۃ الوسطیٰ کا لفظ آتا ہے۔ اس کے متعلق مفسّرین نے یہی لکھا ہے کہ اس سے یا عصر کی نماز مراد ہے یا صبح کی۔ گویا صبح اور عصر کو ایک نام میں شریک قرار دیتے ہیں۔ پس وہ ساری مشابہتیں جو حضرت عمرؓ کے حملہ کے ساتھ تھیں۔ وہ ساری کی ساری اللہ تعالیٰ نے اس جگہ ملا دیں۔ اور پھر "فضل عمر" کہہ کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ ہم اس کیساتھ حضرت عمرؓ سے بڑھ کر معاملہ کریں گے۔ یعنی حضرت عمرؓ اس حملہ کے نتیجہ میں شہید ہو گئے تھے۔ لیکن یہ پیدا ہونیوالا لڑکا اس حملہ کے باوجود بچ جائیگا۔ اور زندہ رہے گا۔ اب دیکھو تو ہمارے اور تمہارے اختیار کی بات نہیں تھی۔ تم یہ نہیں کر سکتے تھے کہ کسی شخص کو کہو کہ تو جا کر حملہ کر تاکہ عمرؓ کے ساتھ مشابہت پوری ہو جائے[1]۔ یہ کام صرف دشمن کے ہاتھ سے ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جو واقعات ہوئے ان کو دیکھ کر سمجھ ہی نہیں آتا۔ کہ ہمارے آدمیوں کو اس وقت ہو کیا گیا تھا۔ مثلاً وہ آتا ہے تو ہمارے آدمی اس کو پناہ بھی دیتے ہیں۔ اس کو بٹھاتے بھی ہیں اس کی خاطریں بھی کرتے ہیں۔ اور کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہم تحقیق تو کریں یہ ہے کون۔ قادیان میں یہ قاعدہ تھا۔ کہ اجنبی آدمی کو نماز کے وقت پہلی دو صفوں میں نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ اور جماعت کے مختلف محلّوں کے دوست ہر روز آ کے پہرہ دیتے تھے۔ یہاں آ کر ان کو بڑا اطمینان ہو گیا۔ کہ اب کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ اور پھر وہ شخص اپنے اقرار کے مطابق آ کے پہلی صف میں بیٹھا اور کسی نے نہیں پوچھا۔ کہ میاں تم اجنبی آدمی ہو۔ تم پہلی سطر میں کیوں بیٹھے ہو۔ بلکہ عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ مجھ سے عدالت نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس لڑکے کو دیکھا تھا۔ میں نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا تھا۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا منشاء تھا کہ وہ نظروں پر پردہ ڈال دے۔ ورنہ عموماً انسان کی نظر اٹھ جاتی ہے اور وہ دیکھ لیتا ہے۔ مگر میں نے یہی کہا کہ میں نے تو دیکھا نہیں۔ یہ مانتا ہے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں۔ ورنہ میں نے اسکو نہیں دیکھا۔ تو یہ ساری چیزیں ایسی تھیں جو ہمارے اختیار کی نہیں تھیں یہ کسی غیبی تدبیر کیساتھ تعلق رکھتی تھیں اور یا پھر خدائی تدبیر تھیں۔ بہرحال ان ساری تدبیروں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ سے میری مشابہت اسوقت ثابت کر دی۔ پھر حضرت

---

[1] حوالے:۔ طبری جلد ۳ ص ۲۶۴-۲۶۶
الفتوحات الاسلامیہ جلد ۲ ص ۴۹۰ (تالیف السیّد احمد بن زینی دحلان مُفتی مکّہ) مطبوعہ مصر
"الفاروق" صہ ۲۸۲-۲۸۳ مؤلفہ علامہ شبلی نعمانی

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی بھی پُوری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے متعلق فرمایا تھا۔ کہ میں نے دیکھا محمود آیا ہے۔ اور اس کے تمام کپڑوں پر۔ کُرتے پر اور صدری وغیرہ پر اور پاجامے پر خُون پڑا ہُوا ہے۔ یہ خواب کتنے عرصہ کی ہے۔ میں چھوٹا تھا۔ اور میری گیارہ بارہ سال کی عُمر تھی۔ جب انہوں نے یہ خواب دیکھی۔ اور میری پینسٹھ سال کی عمر میں آ کے یہ خواب پُوری ہوئی۔ یہ کتنا بڑا بھاری نشان ہے۔ پھر انہی دنوں میں مَیں نے رُویا میں دیکھا۔ کہ میں انکوائری کمیشن کی جگہ پر ہوں۔ وہ جگہ اس لئے دکھائی گئی تھی۔ کہ اس کے نتیجہ میں لوگوں کے جوش کی وجہ سے بعض باتیں پیدا ہوئیں۔ بہرحال میں نے دیکھا۔ کہ میں انکوائری کمیشن کے ہال میں ہوں۔ اور میرے پیچھے سے کسی شخص نے آکر مجھ پر حملہ کیا ہے۔ اور میں گر گیا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کیساتھ کوئی اور آدمی بھی ہے۔ کہتے ہیں واللہ اعلم کہاں تک ٹھیک ہے۔ کہ کوئی شخص اُس وقت مسجد سے بھاگا تھا۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کوئی اور شخص بھی اس اُمید میں بیٹھا ہُوا تھا۔ بہرحال وہ رُؤیا میں نے دوستوں کو سُنا دی تھی۔ اور پھر اسی طرح ہُوا۔ کہ پیچھے سے ایک شخص نے حملہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔" [1]

---

[1] روزنامہ الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۳ تا ۵

تاریخ احمدیت

جلد ہفتدہم

سواحیلی ترجمہ قرآن کی اشاعت سے لیکر
سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سفر یورپ سے
کامیاب مراجعت تک

(مئی ۱۹۵۳ء ـــــ ستمبر ۱۹۵۵ء)

مؤلفہ
دوست محمد شاہد

الناشر
ادارۃ المصنفین۔ ربوہ

یہ صفحات تاریخ احمدیت جلد ہفتدہم مؤلفہ مولانا دوست محمد شاہد سے پیش کئے گئے ہیں اور مزید تفصیلات کیلئے اس کتاب کے بقیہ صفحات اس لنک پر ملاحظہ کئےجاسکتےہیں

Volume 17 according to old edition.

Volume 16 for new edition year 2007.

https://www.alislam.org/urdu/pdf/Tarikh-e-Ahmadiyyat-V16.pdf

خلاصہ کلام:

ہم نےقرآن،لغات،طب اور واقعہ کے اصل تاریخی حوالے سے زیر بحث مسئلہ پر غور کیا اوراس تمام تفصیل سے ہمیں تینوں سوالات کے جوابات حاصل ہوئے اور پتہ چلا کہ:

قرآن میں خدا پر جھوٹ باندھنے والے کی جس شریان (الوتین) کے قطع کرنے کا ذکر ہے وہ گردن میں نہیں پائی جاتی بلکہ اس کا آغاز دل سے سینہ میں ہوتاہے اور اس کےکٹنے سےانسان کی فوری موت واقع ہونے کا قوی امکان ہوتاہے۔

کیونکہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد، خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود کی گردن پر سر کےقریب خنجر سےحملہ ہوا نہ کہ سینہ پرلہذا دل سے نکلنے والی شریان (الوتین)کےکٹنے کا کوئ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئ ثبوت ہے اور نہ ہی آپ کی فوری وفات ہوئ جسکی قرآن اور طب کی رو سے توقع کی جا سکتی ہے بلکہ آپ کچھ عرصہ میں گردن کے زخم سے صحتیاب ہوکر اپنے فرائض کی انجام دہی میں پھر مصروف ہوگئے اور کچھ ماہ بعد اسی سال کے جلسہ سالانہ پر خطاب فرمایا اور اپنے اوپر ہونے والے حملہ کی تفصیل بھی بیان فرمائ جو مندرجہ بالا تاریخ احمدیت کے صفحات میں موجود ہے۔

اب اس تفصیل کے بعد ان لوگوں کا یہ دعویٰ کہ امام جماعت احمدیہ پر گردن پر ہونے والے حملہ سے ظاہری طور پر وہ شریان کٹ گئ جسے قرآن نے"الوتین" کہاہے،کیا باطل ثابت نہیں ہوجاتا؟

اور پھر اس کی بنیاد پر انکا یہ دعویٰ کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام نے خدا پر جھوٹ باندھا لہذا یہ شریان (الوتین) کٹ گئ ،بھی باطل نہیں ٹھہرتا ؟

جب سچائ کھل جائے تو شریف النفس اسے مان لیتے ہیں اور فضول کی تاویلات نہیں کرتے اور اپنے دعویٰ سے دستبردار ہو کر معذرت کرتےہیں اور معافی مانگتے ہیں

جب کھل گئ سچائ پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

آئیں اسلام کے اس بطل جلیل پر سلام بھیجیں جس نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ وہ اسلام کے فتح نصیب جرنیل مرزا غلام احمد قادیانی کا وہی ذکی غلام اور وہی بیٹا ہے جس کا خدا کیطرف سے عطا کی گئ پیش گوئ مصلح موعود میں ذکر ہے

یہ ہے وہ مقام محمود جس پر خدا کی پیار کی نظر پڑتی ہے اور حاسد کی حسد کی نظر،جس کی وجہ سے کبھی وہ حاسد اس مقام محمود پر خنجر سے وار کرتاہے تو کبھی لفظی دجل سے

یہ مقام محمود مسیح موعود کے ذکی غلام کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:

محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

جسے خدا اپنی تائید ونصرت کی فعلی شہادت کے ساتھ یہ کہے کہ

عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تو کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا کہ وہ جسمانی خنجر یا لفظی دجل کے خنجر سے اسے اس مقام سے ہٹا سکے

"دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لا حاصل ہیں"

(نوٹ: اس مضمون میں صرف ان لوگوں کے مخصوص اعتراض کا جواب دیا گیا ہے جودعویٰ کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام کی گردن پر حملہ کے نتیجے میں ظاہری و جسمانی طور پر ان کی رگ جان کٹی اور وہ اسطرح سورہ الحاقہ کی آیت کا شکار بنے

اس مضمون میں اس موضوع پرتفصیلی بحث نہیں کی گئ کہ سورہ الحاقہ کی ان آیات کا اصل مفہوم کیاہے

ان آیات کا اصل مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے کا سلسلہ کبھی پنپ نہیں سکتا اور خدا خود جھوٹے سلسلہ پر ایسی موت وارد کرتاہے جیسے کسی کی رگ جان کاٹ دی جائے، ان معنوں کی رو سے بھی جماعت احمدیہ کے دوسرے امام اور انکی جماعت سچی ثابت ہوتی ہے جو کہ آج دنیا کے 190سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کی ایک پرامن اور منظم جماعت کے طور پر مشہور ہے جو خدا کے پیغام کو پھیلانے اور اس پر ہونے والے ہر حملہ کے دفاع کیلئے ہردم تیار رہتی ہے)